

اخبار نور افشاں لودیانہ



نمبر (۱۸) | مطبوعہ یکم مئی ۱۸۹۶ء بروز جمعہ | جلد (۲۴)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ... ... عہ
قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک ... ... ۱۱آ ہ
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام رفی کاپی ہ
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے سے ایک کاپی مفت دیجائے گی + ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

ہماری جانوں کا لنگر

جو لوگ سمندر کا سفر کر چکے ہیں وہ لنگر کے کام اور خوبی سے بخوبی آگاہ ہیں۔ جہاز کا بندرگاہ میں ٹھہرایا جانا۔ سمندری طوفان میں پناہ پانا اُمید کے شہر اور خوشی کے سٹیشن میں قیام پذیر کرانا لنگر ہی کا کام ہے +

نقل ہے کہ جنوبی افریکہ کے کسی بندرگاہ میں ایک جہاز آگر ٹھہرا ناخدا نے بندرگاہ میں پہنچتے ہی ملازمان جہاز کو حکم دیا کہ جلد لنگر ڈالنے کی کوشش کرو ابھی تھوڑا دن باقی ہے۔ چاہیے کہ دن ہی دن میں یہہ کام ٹھیک کے ساتھ انجام پاوے ورنہ رات کو سمندر کی تھاہ ملنا مشکل ہوگا۔ پس حکم پاتے ہی فوراً ملاحوں نے سمندر میں لنگر ڈالکر جہاز کو ٹھہرا دیا اور سب اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ اُس وقت کوئی آثار طوفان کا مطلق نظر نہیں آتا تھا۔ آسمان ہر طرف سے صاف گرد و غبار یا بادل کا کچھہ نام و نشان بھی نہ تھا۔ اچانک پھر رات گذری تھوڑی سی تھوڑی سی ہوا چلنا شروع ہوئی اور آخرکار یہاں تک تیز ہوئی کہ نصف گھنٹے کے عرصہ میں ایک بھاری طوفان کا سامان نظر آگیا۔ طوفان کا رنگ ڈھنگ دیکھ ناخدا اور ملاحوں کا چہرہ زرد اور رنگ فق ہو گیا۔ فوراً جہاز پر چڑھکر لنگر کی مضبوطی کو آزمانے اور جہاز کی حفاظت کی تدبیریں کرنے لگے۔ پر چونکہ لنگر نے سطح زمین کو مضبوطی سے نہیں پکڑا تھا پس طوفان کی جنبش نے اُسے اُکھاڑ پھینکا اور جہاز غرق ہو گیا +

پلوس رسول سمندری سفر اور جہاز کی تباہی کا خوب مزہ چکھہ چکا تھا پس اسی لفظ لنگر کو وہ عبرانی ۶ باب ۱۹ آیت میں استعمال کرتا ہے۔ کہ وہ اُمید ہماری جان کا گویا لنگر ہے جو ثابت اور قایم اور پردے کے اندر داخل ہوتا ہے اور وہ اُمید مسیح ہے +

خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے قسم کو درمیان لاکر وعدہ کیا کہ یقیناً ہم تجھے برکتوں پر برکتیں دیں گے جس میں خدا کے ارادے کی تبدیلی غیر ممکن ہے۔ پس ہمارے ایمان کی آنکھوں کے سامنے خدا کی وعدہ کی ہوئی ساری آسمانی روحانی برکتیں رکھی ہوئی ہیں اور ہم ایمان سے اُسی اُمید کو پانے و حاصل کرنے کے لئے آسمانی دوڑ میں دوڑے جاتے ہیں پر ہنوز ہمارا جہاز اپنے بندرگاہ تک نہیں پہنچا ہے ہم مسافر و پردیسی ہیں ہر راہ میں خطرہ ہے روحانی اور جسمانی دشمن ہمیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ اور ہمارا جہاز سمندر کے طوفان اور ساری مشکلات کو طے کرتے ہوئے آسمانی دیار کی طرف چلا جا رہا ہے۔

چاہیئے

کہ ہماری جان اور ایمان اور اُمید کا لنگر مستحکم اور پائیدار

ہو تاکہ شیطانی حملے اور گناہ کے زور اور سمندر کی لہریں ہمیں کچھ صدمہ نہ پہنچا سکیں اور وہ امید مسیح ہی جو ہماری جان کا لنگر ہی ✝

توبہ کے لائق پھل لاؤ۔

اِن دِنوں نہ صرف تھوڑے بلکہ ہزار ہا ہزار ایسے اشخاص ہر ملکوں میں موجود ہیں جنہیں کسی بڑے گنہگار کا تذکرہ کرنا بہت ہی مرغوب اور دِل پسند معلوم ہوتا ہی۔ بیشک ایسا کرنا سچائی اور تائب دلی کا ایک صریح علامت اور نشان ہی۔ کیونکہ اچھا آدمی اپنے دل کے اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہی۔ اوروں کے گناہ ظاہر کرنے میں متکلم کو اِس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنے تئیں کیسا سمجھتا ہی آیا اُن سے بہتر یا کمتر۔ انجیل میں ایک پیمانہ ہی جس سے متکلم اور مخاطب دونوں کی پیمایش ہو سکتی ہی۔ یعنے جس پیمانہ سے ہم اوروں کو ناپتے چاہئے کہ پہلے آپ کو اسی قسم کے چند اشخاص مسیح کے پاس آکر اُسے اُن جلیلیوں کی خبر دینے لگے جن کا خون پلاطس نے اُن کی قربانیوں کے ساتھ ملایا تھا۔ پس دل کے جانچنے والے خدا نے اُن کے سوالوں کو سُنکر فوراً نوٹ کر لیا اور اُن سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہہ جلیلی سب جلیلیوں سے زیادہ گنہگار تھے کہ ایسا دکھ پایا (میں تم سے کہتا ہوں نہیں) بلکہ اگر تم توبہ نہ کرو تو سب اسی طرح ہلاک ہو گے اور اُسنے دوبارہ اُن سے پھر پوچھا کہ وے اٹھارہ جن پر سلوام میں برج گرا اور دب مرے کیا تم سمجھتے کہ وے یروشلم کے سب رہنے والوں سے زیادہ گنہگار تھے ✝

افسوس کہ بہتیرے تیرطبع اشخاص اس بڑی بھول میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ میں ایسا نہیں جیسا وہ اور وے۔ شرابی بھی ایسا ہی سمجھتا۔ اور چور اور بدکار بھی ایسا ہی اور سب مذہبوں کی نسبت فریسی خاصکر زیادہ ✝ کیا ہمارے ناظرین ہم بھی ایسا ہی خیال کرتے ہیں یا ہم آپ کو اوروں سے بہتر جانتے۔ کیا فی الحقیقت ہمارے دِل تائب ہو کر خدا کے اُس مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ جو سچی توبہ میں شامل ہی۔ اور ہماری ضمیر ہمیں گواہی دیسکتی ہی کہ ہم ایسے نہیں جیسا وہ اور کیا خدا بھی ہمیں اپنی نظر میں اُن جلیلیوں یا اُن اٹھاروں کی نسبت بہتر سمجھتا ہی۔ اسکا ٹھیک فیصلا اور کامل جواب ہمارے دل اور دِل کے جانچنے والے خدا پر موقوف ہی۔ اور وہ کہتا ہی کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں۔ اور دوسرے مقام میں وہ یوں فرماتا ہی کہ سب کے سب گنہگار ہیں کوئی خدا کا طالب نہیں۔ اور یہہ سچ ہی کیونکہ یہہ خدا کا قول ہی۔ اور ہم نے گناہ کیا اور ہم سب ذات اور طبیعت سے خطا کار ہیں۔ پس جبتک خدا ہی ہمیں نئی طبیعت اور نئے خیال اپنے اور اپنی خطاؤں کی نسبت نہ بخشے تب تک ہم یہہ اور وہ دیکھتے اور بولتے رہینگے اور اوروں کی آنکھ کے تنکے ہماری نگاہ میں ٹھیک نظر آینگے لوقا ۱۵ باب میں چند ایسوں کا ذکر پایا جاتا ہی جنہوں نے آپ کو اور اپنے مرض گناہ کو پہچان کر مسیح کے پاس علاج کے لئے آتے۔ اور فریسی اُنہیں دیکھکر کڑکڑانے اور کہنے لگے کہ یہہ شخص گنہگاروں کو قبول کرتا ہی۔ پس یہاں پر ہر دو فریق کی تصویر ٹھیک ٹھیک ہمارے سامنے رکھی ہوئی ہی جسکی ایک جانب گنہگار محصول لینے والے۔ اور دوسری جانب فریسی اعتراض کرنے والے اور اِن ہر دو کے بیچ حقیقی منصف موجود ہو کر یوں فیصلہ کرتا ہی کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ آسمان کی بادشاہت میں ایک گنہگار کیواسطے جو توبہ کرتا ہی نیناوے راستبازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے زیادہ خوشی ہوگی لوقا ۱۵: ۷۔ خدا کسی گنہگار کی موت اور ہلاکت نہیں چاہتا۔ بلکہ وہ یہہ چاہتا ہی کہ لوگ توبہ کریں اور میری طرف پھریں اور میں اُنہیں چنگا کروں ✝

مسیح کی تین پُرتاثیر تمثیلیں یعنی کھوئے ہوئے بیٹے اور گمشدہ بھیڑ اور کھوئی ہوئی اشرفی ہمیں خدا باپ کی عجیب محبت اور خدا بیٹے کی کامل تلاش اور خدا روح پاک کی ہدایت کا عمدہ سبق سکھاتی ہیں باپ ہماری خطاؤں پر نہیں بلکہ ہماری تباہ حالی پر نظر کرتا ہی اور اپنے بیٹے کو ہمارے ڈھونڈھنے اور بچانے کے لئے بھیجتا ہی۔ جبکہ ہم ویران سُنسان جنگل میں تنہا چٹانوں پر بیٹھے ہوئے اپنے گناہوں کا سوچ اور بچار غم کر رہے تھے۔ اُسوقت روح پاک کی روشنی نے ہمیں مسیح کے چہرے کو دکھلا دیا کہ وہ ہمارا نجات دہندہ ہی ✝

مسیح کی مصلوبی کے وقت یہودیوں اور فریسیوں وردمیوں کی نگاہ مسیح پر۔ مسیح کے چھیدے ہوئے ہاتھوں اور پہلو پر۔ اور اُس کے کانٹوں کے تاج پر تھی۔ اور وہ اُس وقت ایسے ویسے بہتیرے الفاظ اُس کے حق میں استعمال کرتے تھے۔ پر مسیح کے غریب شاگرد اپنی توبہ کی ہوئی آنکھوں سے صلیب پر آپ کو اور اپنے سارے گناہ کو اور خدا کی عجیب محبت اور مسیح کے کامل پیار کو دیکھتے تھے ✝

ہاں سچی توبہ ہی آسمانی بادشاہت کی شرکت اور نجات کی خوش حالی کا موجب ہی۔ چاہیے کہ ہم آپ کو اور مسیح کو دیکھتے ہوئے اپنی زندگی کے دن دلی پاکیزگی کے ساتھ بسر کرتے جاویں۔ کیونکہ خدا سچی توبہ اور توبہ کے لائق پھل چاہتا ہی ✝

غور طلب

جان سے کوشش کرو کہ تم تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہترے چاہینگے کہ اُس سے داخل ہوں پر نہ سکینگے ✝ لوقا ۱۳: ۲۴

ترجمہ ٹرائیڈ بائی فائر

بقیہ

نمبر (۸)

غلام کے خریدار غلام کو اپنی جائداد اور اپنا مال و اسباب خیال کرتے تھے۔ اگر وہ چاہتے تو وہ اُس کے گوشت کو اپنی مچھلیوں کو کھلا سکتے تھے اور کوئی اُن پر یہہ اعتراض کر سکتا تھا اور نہ اُنہیں سزا دے سکتا تھا۔ وہ اُن کی ملکیت۔ کمائی اور لیاقتوں کو ایسا سمجھتے تھے کہ گویا یہہ سب کچھہ اُس کا منافعہ ہیں۔ اُن کی زبان اور مرضی ہی قانون سمجھی جاتی تھی۔ ایسے ہی حقوق ہمارا جلالی مالک ہم پر رکھتا ہی۔ اُس نے ہمکو گناہ کی لعنت اور سزا سے خریدا ہی کہ ہم اُس کی قوم یعنے اُس کے اپنے لوگ ہوجاویں +

پھر ہم میں سے کوئی ایسی زندگی بسر کر سکتا ہی کہ جسکے ہم عادی ہوگئے ہیں یعنے بطلان کی پیروی کر کے اور اپنے باپ دادوں کے نقش قدم پر چل کے صرف اُنہیں باتوں کو کرتے ہیں جو ہم سے پہلے اور کرتے آئے ہیں؟ اب ہم نئے دعوے ہوگئے ہیں۔ ہمارا چھڑانیوالا خداوند ہی۔ جس طرح اُس نے ہمکو گناہ کی لعنت اور سزا سے چھوڑایا ہی اُسی طرح سے وہ چاہتا ہی کہ ہم دنیا سے باہر نکل جاویں اور اُس کے لئے الگ کئے جاویں چھلکوں کو چھوڑ دیں روٹی کے لئے سایہ کو حقیقت کے لئے بیہودہ دستوروں کو جو باپ دادوں کی طرف سے چلے آئے پاکیزگی اور اُس کی بندگی و خدمت کے لئے۔

ہمارے مسیح یسوع میں کیسا بڑا تبادلہ ہی ہماری ”زندگی کے بیہودہ دستور“ (ریوائزڈ ورشن) زندگی کے تمام کاروبار میں پاکیزگی الٰہی سے تبدیل کئے جاتے ہیں (۵ آیت ریوائزڈ ورشن) ہمارے بزرگوں کے دستور کے موافق“ کا تبادلہ اس سے کیا گیا کہ ہم اُس کی پیروی کریں جو مُردوں میں سے جلال کے لئے اُٹھایا گیا تھا۔ ہمارا ”روایت“ پر بھروسہ رکھنا خود مسیح کے ساتھہ زندہ تعلق رکھنے سے تبادلہ کیا گیا ہی +

کیا تم نے اس حالت کو حاصل کیا ہی؟ اگر نہیں تو جھٹ پٹ آنسوؤں سے اس بات کا اقرار کرو کہ تم نے اصلی مالک کو چھوڑ دیا ہی۔ اُس کے دعووں کو قبول کر لیا ہی۔ اپنے تئیں بالکل اُس کی خدمت کے لئے سونپ دو اور گذشتہ کو جس میں تمنے کافی سے زیادہ وقت اپنے باپ دادوں کے دستوروں اور اُن کی بطالتوں اور گناہوں کی پیروی کی ہو جانے دو یسوع کا لہو اسٹیبل کے خون کی طرح جو جنگلی آدمیوں کے راہ پر بہایا گیا ہمکو ہمارے راستے میں ٹھہراوے گا اور ہمکو بہتر بننے کی طرف موڑ دے گا +

۳ ”خلاصی پائے ہوؤں کی صفتیں“ جو اُس کے سبب سے خدا پر ایمان لائے“۔ ہمارا ایمان اور اُمید جو ہماری مسیحی زندگی کی ابتدا میں زیادہ تر مسیح کی طرف ہی ہوتے ہیں یہاں تک کہ ہم اپنی دعائیں اُس سے مخاطب ہوتے ہیں اُس کے وسیلے سے جو خدا ہی گذر کر ابدی خدا تک پہنچتے ہیں۔ بیٹا باپ کو آشکارا کرتا ہی جیسا کہ اُس نے وعدہ کیا ہی (یوحنا ۱۴ ۹) باپ بیٹے کے وسیلے سے جانا اور پیار کیا جاتا ہی۔ خدا سب میں سب کچھہ ہوجاتا ہی اور روح اپنا سارا بوجھہ اُس پر ڈال کر کہ جس نے ہمارے مبارک خداوند کو اُٹھایا اور جلال دیا تسلی حاصل کرتا ہی اس ضروری فقرے پر غور کرنا نہایت مناسب ہی کیونکہ ہمیں ہماری بچائی کی تصدیق کی جاتی ہی۔ ہم اس بات کو نہ بھول جاویں کہ ہمارے ایمان کا سچا اور ضروری مقصد قیامت کا خدا ہونا چاہئے۔ ہمارے خداوند کا باپ یہوواہ جسپر کو بزرگوں نے یقین کیا اور ہم اس بات کو یاد رکھیں کہ باپ کے عجیب مکاشفہ کا پہلا مقصد مسیح کی شخصیت اور کام میں یہہ ہی کہ ہماری کاملیتی ہوئی اور گناہ سے ماری ہوئی روحوں کے لئے اُس پر یقین کرنا زیادہ آسان ہوجاوے۔ جو اُس نے اُس کو اُٹھایا اور جلال بھی بخشا تاکہ ہمارا ایمان اور اُمید خدا میں ہووے +

نمبر ۹

مسیحی محبت

”چونکہ تم نے حق کی تابعداری کر کے روح کے وسیلے اپنے دل کو پاک کیا یہاں تک کہ تم میں بھائیوں کی بے ریا محبت پیدا ہوئی پس پاک دل سے ایک دوسرے کو بہت پیار کرو۔ کیونکہ تم نہ تخم فانی سے بلکہ اُس سے جو غیر فانی ہی یعنے خدا کے کلام سے جو زندہ اور ابد تک قایم رہتا ہی۔ سر نو پیدا ہوئے“ (پطرس ۱ ۲۲ و ۲۳) +

ہم خداوند کو جس کو ہم نے نہیں دیکھا پیار کرتے ہیں (۲۰ آیت) ضرور ہی کہ ہم اپنے بھائیوں کو بھی کہ جن کو ہم دیکھتے ہیں پیار کریں۔ موخر الذکر پیار مقدم الذکر پیار کی کسوٹی ہی ”اگر وہ بھائی سے جس کو اُس نے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہی تو خدا سے جس کو اُس نے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھہ سکتا ہی؟“ (یوحنا ۴ ۲۰) ”پس تم ایک دوسرے کو پیار کرو“ +

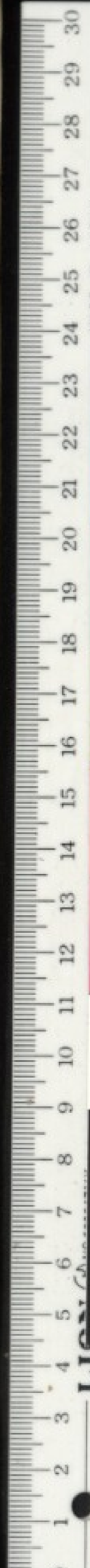
لیکن ایسی محبت آسان نہیں ہی۔ ہماری طبیعتوں کا میلان یہہ ہی کہ ہم ایسی نصیحتوں کو پڑھ لیتے ہیں اور یہہ کہکر اپنی راہ پر چلے جاتے ہیں ”ہاں بیشک ہم سب کو ایسا کرنا ضروری ہی“ مناسب ہی کہ ہم ایک دوسرے کو پیار کریں اور خاصکر اُن کو جو اُسی مسیحی کلیسیا سے علاقہ رکھتے ہیں کہ جس سے ہم یعنے اپنے بھائیوں کو پیار کریں۔ وہ محبت کہ جس طرف ہم اپنی توجہہ کو لگاتے ہیں کیا ہی؟ کیا یہہ کسی ایک طرح کا جوش نہیں ہی؟ چیزیں تقسیم کرنا۔ ہر ایک کی خواہش اور خیال کو پورا کرنا اپنے ادھر اُدھر ہر ایک بات کو آسان اور خوشنما بنا دینا تبسم چاہتی ہی لیکن اکثر اس قسم کی زندگی ہوتی ہی کہ جسکی نسبت ہم سمجھتے ہیں کہ عالمگیر محبت کے اصول سے پیدا ہوئی ہی اور بعض طبیعت کے آدمیوں کے لئے اس قسم کی زندگی بسر کرنا سب سے آسان ہی وہ طبعی طور سے ہی ملایم زندہ دل خوش خلق

مراسلات

بقیہ

ترکتازی بجواب ترانہ حجازی

اب دو علمائے معتبر کے مقابل آپ کی چون وچرا کیونکر چل سکتی ہے اور یہہ آپ کا کہنا کیسا نامعقول ہے۔ وہ جو پادری صاحب نے صفحہ ۴۹ نغمہ طنبوری میں عصمت کے معنی لکھے ہیں اُس توجیہ پر کوئی عقلی اور نقلی دلیل قایم نہیں کی جاسکتی۔ اس کے جواب میں شاید یہی ارشاد کافی ہوگا کہ آپ کے فرمائے ہوئے معنوں سے بھی یہی واضح ہوتا ہے جو ان دونوں علما کا فرمانا ہے بشرطیکہ بعد بیچ کے شاخ قلم کر ڈالی جائے تو بھی عقلی اور نقلی دلایل بجائے خود موجود ہیں صرف شوق چاہیے۔ گیارہواں سوال۔ قرآن میں وہ کون سی آیت ہے جو عصمت انبیا پر نص ہے سورہ اور آیت کا نشان بتلا کر وہ آیت اور اُس کے معنے کسی معتبر تفسیر سے لکھدیں۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب دو تین سطروں کی تمہید کے بعد یوں فرماتے ہیں کہ ایسے واضح اور بدیہی امر کا قرآن مجید میں بیان کیا جانا کچھ ضرور نہ تھا۔ اس جواب سے سوائے اس کے اور کیا سمجھا جائے کہ ایسے سوال کا جواب قرآن میں نہیں اور ہو تو کیونکر تو بھی مولوی صاحب نے اسلام کی جاتی دنیا دیکھ کر حسب عادت جس بیان کا قرآن میں ہونا غیر ضروری بتایا تھا اسے اینچ تان کر قرآن ہی سے یوں نکالا کہ کہو اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو تو میرا اتباع کرو اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ جواب۔ بھلا ناظرین اس آیت کو عصمت انبیا سے کیا علاقہ ہے یوں تو قرآن میں اللہ اور رسول اور حکام کی بھی تابعداری مطلوب ہوئی ہے تو کیا اس سے حکام کی عصمت ثابت ہوسکتی ہے ہرگز نہیں۔ جناب مولوی صاحب آپ خود فرمایئے کہ قرآن میں اس کا بیان کچھ ضرور تھا پھر کیوں ناحق تکلیف گوارا فرماتے ہو اب کوئی اور طریقہ اختیار کرو اور ہوش سنبھالکر جواب لکھو آپ کے ہمردیف ابو المنصور صاحب نے ارشاد فرمایا کہ سورہ انعام کے ۱۰ رکوع کو پڑھو اور تمام پر غور کرو سو ہم نے اپنا وقت اس بیکاری میں ضایع کیا اور عصمت انبیا کی بابت ایک لفظ بھی نہ ملا سوائے اس کے کہ انبیا غیر انبیا کی ایک فہرست بلا ترتیب پیش کر کے چند ناموں کے بعد یا آغاز میں بطور حصوں کے یہہ لکھدیا کہ درجہ دیا ہم نے یا بزرگی دی ہم نے اور ہدایت کی ہم نے جب اس سے کچھ مطلب نہ نکلا تو ہم نے بطور خود ۹ رکوع کو بھی پڑھا وہاں مولوی صاحب کے خلاف مدعا یہہ راگ سُننے میں آیا کہ ابراہام نے جس کو حدا کے لوگ پہلا نبی مانتے ہیں اور محمدی ایک اولو العزم پیغمبر جانتے ہیں کبھی ستارہ کو کبھی چاند کو کبھی سورج کو اپنا پروردگار قرار دیا بالآخر خدا پر ایمان لایا گیا ابو المنصور صاحب اسی برتے پر عصمت انبیا کا ڈھول پیٹتے تھے یہہ گناہ تو جناب اکبر الکبائر ہے۔ بارہواں سوال۔ آدم کا امر شکنی کرنا اور موسیٰ کا قبطی کو قتل کرنا ابرہیم کا جھوٹ کہنا کہ میں بیمار ہوں اور آنحضرت کا غفران ذنوب ہونا۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب یوں ترنم ساز ہوئے ہیں کہ اصل گناہ وہ ہے جس کے کرنے سے شخص ماخوذ ہوسکے اور اُس کی برائی تمام ہو اور اُس کی مثال وزرا اور امراء سے جو بادشاہ کے اداب و لحاظ جانتے ہیں مثال دیکر ٹھیک کٹھ پتلی کا تماشہ دکھایا ہے۔ پھر اس تمثیل کے آخر میں فرمایا کہ پس جہاں کہیں قرآن میں لفظ ذنب بعض پیغمبروں کے حق میں مرقوم ہے اُس سے مراد اصلی گناہ نہیں پھر جب دیکھا کہ اس ملمع سازی سے بھی انبیا کی عصمت کی قلعی اُڑی جاتی ہے تو دوسرا کھٹراگ یہہ نکالا کہ اگر کوئی گناہ قبل نبوت کے صادر ہو تو کچھ بعید نہیں۔ پس اب ہم کو زیادہ گفتگو اس امر میں لاحاصل ہے انبیا کی عصمت کسی طرح قرآن سے ثابت نہوئی اور نہ اصطلاحی معنے مولوی صاحب کے صحیح رہے جو کچھ مجتہد صاحب نے فرمایا کہ اول سے آخر تک معصوم رہنا اور کوئی گناہ کبیرہ ہو یا صغیرہ نہ عمداً وقوع میں آوے نہ سہواً اور بعد اور قبل نبوت یہہ آپ کا حیلہ رذیلہ ہے جسے کوئی دانشمند باور اور منظور نہیں کرسکتا ہمارا مولوی صاحب سے یہہ سوال ہے کہ زلیخا کا عشق اور یعقوب کا اپنے بیٹے کی جورو کا ماجرا قبل نبوت ہے یا بعد نبوت۔ ایمان اور انصاف دونوں سے مشورہ کر کے جواب دیجیے۔ تیرہواں سوال۔ قرآن سے کون کون علامت نبوت آنحضرت کی نسبت ثابت ہے۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے اپنا سارا علم اور ہنر خرچ کر ڈالا یہاں تک کہ ۱۲ سوال ۲۸ صفحہ میں اور یہہ ۱۳ واں جواب صفحہ ۲۹ سے ۴۴ کے آخر تک تحریر کیا مگر مطلب کی بات کا اشارہ تک نہیں آنے دیا صرف اِدھر اُدھر کی گپ شپ کچھ انگریزوں کے مقدس اقوال کچھ اپنے پاکیزہ خیال کہیں توریت پر ہاتھ مارا کبھی زبور اور انجیل کی طرف دامن لپٹا آخر کار تھک کر بیٹھ رہے بقول شاعر۔ کو تھک کر بیٹھ رہے تھے پہ نہ ٹوٹا پاپڑ۔ ان بھجے ڈنڈوں پہ کہتے تھے سپر چیریں گے۔ جناب مجتہد صاحب بھی سایل کے مطلب کو سمجھ گئے اور واقعی جو علامت نبوت عقلاً کسی نبی کے واسطے ضروری ہیں بیان کیں یعنے معجزہ شق القمر اور پیشگوئی غلبہ روم اور اگرچہ نہ پہلا معجزہ ہے اور نہ دوسری پیشینگوئی اور جناب پادری صاحب کے رد الجوابات سنکر خاموش ہی رہے لیکن آپ کی ہمت کی تعریف بھی کرنا ہے کہ پھر بھی آواز دی۔ آپ نے دوسرا پیرایہ اختیار کیا کہ قرآن کی فصاحت اور اُمیوں میں تعلیم وحدت خیر ہو یہ ملک ہند کے پتھر پرست بھی بدرجہ کمال جانتے ہیں بلکہ بقول یعقوب رسول اللہ شیطان بھی ایک ہی خدا کا قایل ہے۔ لیکن پھر بھی محمدیوں میں دو اللہ ہیں ایک اکبر اور دوسرا اصغر اسی نے میں اُن کی اذان میں اللہ اکبر کا نعرہ سنکر توبہ اور نعوذ باللہ



بول اٹھتا ہوں ناظرین نورافشاں اس بات کو ہنسی نہ سمجھیں حضرت علی اللہ اکبر ہیں اور حضرت جعفر صادق اللہ اصغر۔ اب اس ساری تحریر و تقریر سے اس بات کا فیصلہ ہو گیا کہ محمدیوں کا جلد جلد اور بار بار رو بے جانا ایسا ہی جیسا کہ کوئی بیابند وقچی نشانہ کی پروانہ کرے گرگولی مارے جائے۔ اب ہم خدا سے دعا مانگ کر اپنے جواب کو ختم کرتے ہیں۔ رب الافواج سچے اور زندہ خدا جس نے سارے عالم کو اپنے کلمہ قدرت کے وسیلہ پیدا کیا اور جس کی روح پانیوں پر جنبش کرتی اور جسنے فرمایا کہ ابراہام کی نسل سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوینگے ہماری تجھسے التماس ہے کہ ہمارے اس جواب کو موثر بنا اور محمدی بھائیوں کو دانائی اور فہمید کی روح عطا کرتا کہ وے اپنی آبائی ہٹ سے باز آویں اور اپنے گناہوں کی معافی اور خراب طبیعت سے چھٹکارا حاصل کرنے کو تیرے پیارے قدوس بیٹے ہمارے نجات دہندہ خداوند یسوع المسیح پر ایمان لاویں۔ ہم اُس کے پاک اور مقدس نام کی خاطر سے مانگتے ہیں +

راقم

کیدار ناتھ

واعظ انجیل از فرخ آباد

تثلیث کا تیسرا ثبوت

ناظرین ہم نے اپنے پہلے بیان میں ثابت کر دیا کہ تثلیث کی تعلیم سچی تعلیم ہے کیونکہ وہ خدا کے کلام میں پائی جاتی ہے۔ اور خدا کا کلام الہامی اور سچا کلام ہے پس تثلیث کی تعلیم الہامی اور سچی تعلیم ہے۔

اس کے علاوہ ہم نے ایک دوسری دلیل سے ثابت کیا کہ صرف تثلیث ہی کی تعلیم سے ہمکو خدا کی وحدانیت کا ثبوت ملتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ اس کے ثبوت میں ہم نے چند اعتراض حرف محمدی وحدانیت پر اسی غرض سے کئے۔ تاکہ ہم پر ظاہر ہو کہ آیا وحدانیت ثابت ہے یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو تثلیث خود بخود ثابت ہے۔ اگر ہے تو اس کا ثبوت کیا؟ لیکن وحدانیت کا ثبوت کوئی محمدی نہ دے سکیگا! اس وجہ سے تثلیث کا ثبوت ہمارے انہیں دو دلایل سے قایم رہے گا +

اب چونکہ ان لوگوں کو خدا کا روح ہونا اور اس کا ماننا نہایت دشوار امر ہے۔ لہذا ان کو خدا کے ہونے کا ثبوت دینا دشوار امر ہے۔ جبتک وے خدا کو روح نہ مانیں تبتک وے لاجواب ہیں۔ اس وجہ سے اب ہم ایک اور ثبوت دیتے ہیں۔ جس کا رد کرنا سوائے خدا کی روح ماننے بغیر ہو نہیں سکتا ہے۔ وہ ان کے قرآن شریف سے ہے۔ جس کو وے لوگ خدا کا کلام کہتے ہیں۔ لیکن قرآن شریف کا کلام خدا ہونا خدا کے ہونے پر موقوف ہے؟ اور خدا ان کے مذہب کی رو سے جیسا کہ دکھلایا گیا کچھ شی یا حقیقت نہیں۔ پس قرآن شریف کیا ہوگا؟ +

اس کو بھی فرض کرو۔ کہ خدا کچھ شی ہوگا۔ تو بھی مشکل سوال یہہ ہے۔ کہ کیا ثبوت ہے کہ قرآن شریف اسی خدا کا کلام ہے۔ لیکن اس بات کو ہماری بحث سے کچھ تعلق نہیں۔ قرآن شریف ان کے ہاں کلام خدا مانا جاتا ہے۔ خواہ اس کو ثابت کر سکیں یا نہ کر سکیں۔ اب دیکھو کہ قرآن شریف سے خدا کی ذات واحد میں تثلیث کا کچھ نشان ملتا ہے۔ یا نہیں۔ اگرچہ تثلیث کا ثبوت قرآن کی شہادت پر موقوف نہیں ہے۔ تو بھی مخالفوں کا عاجز کرنا اور اُن کا سکوت خفیہ کرنا اور اپنے واحد خدا کا ثبوت نہ دینا۔ تعلیم تثلیث کو قوت دیتا ہے۔ لہذا ہم ان کو عاجز کرنے کے لئے چند حوالے قرآن سے بھی نقل کر دیتے ہیں +

اول نساء ۲۳۔ رکوع یا اھل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق۔ اِنما المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ وکلمتہ القٰھا الیٰ مریم وروح منہ وغیرہ۔ ترجمہ۔ اے اہل کتاب مت زیادتی کرو بیچ دین اپنے کے اور مت کہو اوپر اللہ کے مگر سچ سوائے اس کے نہیں کہ مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا پیغمبر اللہ کا ہے۔ اور کلمہ اس کا۔ جو ڈالدیا اس کو طرف مریم کے اور ہے روح اُس میں سے +

سورہ عمران ۵ رکوع۔ جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم یہہ بشارت دیتا ہے تجھکو ساتھ اپنے کلمے کے نام اُس کا عیسیٰ مسیح بیٹا مریم کا آبرو والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور نزدیک کے گیوں سے +

ان ہر دو آیت میں کلمہ خدا۔ اور روح خدا اور خدا کا نام صاف طور سے واضح ہے +

اے ناظرین میری بیوقوفی کو غور سے ملاحظہ کرنا۔ کہ میں کہاں تک غلطی پر ہوں۔ یہہ بات تو آپ پر روشن ہے کہ عیسائی کلمۂ خدا کو اور روح خدا کو اور باپ خدا کو ایک خدا مانتے اور یقین سے اس عقیدے پر مرتے ہیں۔ اور مر رہے ہیں۔ اب اگر حضرت محمد صاحب نے تثلیث کی تعلیم کو فکر کر کے چھوڑا ہے۔ تو ہم کو کوئی مسلمان قرآن سے دکھلا دے۔ کہ ذیل کے سوال کی قرآن نے تردید کی ہے +

۱۔ روح خدا خدا نہیں ہے؟

۲۔ کہ کلمۂ خدا خدا نہیں ہے؟

۳۔ کہ اگر خدا ہے۔ تو وہ ان دونوں باتوں سے خالی ہے؟

اب یہہ صاف ظاہر ہے کہ عیسائیوں کی مقدس کتابوں کی یہی تعلیم ہے۔ کہ خدا کی ذات واحد میں کلمۂ خدا اور روح خدا اقنیم کئے جاتے ہیں؟

اب اگر حضرت نے اس تعلیم کو رد کیا ہوگا۔ تو اس کے بغیر کسی اور تعلیم کو پیش کیا ہوگا؟ لیکن یہہ بات بخوبی ثابت ہے کہ حضرت نے کوئی نئی تعلیم قرآن میں تثلیث کی تعلیم کی تردید میں نہیں پیش کی۔ اگر کی ہے تو ہمکو کوئی شخص بتلا دیوے؟ پس حضرت محمد صاحب سے تثلیث کی تعلیم رد نہیں ہوئی۔ کیونکہ قرآن میں کہیں نہیں لکھا کہ خدا کا کلمۂ خدا

نہیں ہے۔ اور خدا کی روح خدا نہیں ہے۔ اور کہ اگر ہے۔ تو جھوٹ ہے خدا فلانی شے ہے؟ پس جبکہ اس پرانی تعلیم کی تردید پر قرآن نازل ہوا؟ تو اسکی تردید کہاں ہے؟ اگر اُس پرانی تعلیم تثلیث کی قرآن نے تردید نہیں کی؟ تو پرانی تعلیم برابر قایم رہی؟ لیکن تردید نہیں کی پس تثلیث قایم رہی +

پھر اگر حضرت نے تثلیث کی تردید کی تو کیا باپ بیٹے اور روح القدس ان تینوں اقانیم کی تردید کی یا ایک دو کی؟ اگر دو کی کی اور ایک کو تسلیم کیا؟ تو بھی حضرت نے وحدانیت کوئی تعلیم نہ جانا۔ بلکہ عیسائیوں کے عقیدے کا ایک حصہ مان لیا۔ اور بس؟ وحدانیت تو پھر نئی تعلیم نہ ہوئی؟ صرف حضرت نے یہہ سوچا کہ چونکہ یہہ مسئلہ فکر میں تو آتا نہیں۔ اسلئے بہتر ہوگا۔ کہ مسیحیوں کے عقیدے کے کل کو مان لو۔ اور جو کچھ ہوگا پیچ میں آجائیگا۔ واہ وحدانیت اگر یہہ سچ نہیں تو ہمکو کوئی شخص بتلاوے کہ حضرت نے ان تین اقانیم کا انکار کہاں کیا۔ اور ان کے انکار کرنے کے بعد حضرت نے خدا کس ہستی کا نام رکھا۔ اور کہاں رکھا؟ یہہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ جبتک کوئی مسلمان ان اقانیم ثلاثہ کی تردید قرآن شریف سے نہ دکھلاویگا۔ تب تک عیسائیوں کا عقیدہ قایم باثبوت رہیگا؟ اور دوسری یہہ بات اگر ان اقانیم ثلاثہ کی تردید بھی قرآن شریف سے دکھلاویگا۔ اور اپنے واحد خدا کو کہ وہ کون ہے؟ یا کیا ہستی ہے؟ نہ بتلاویگا۔ تو تثلیث کا عقیدہ قائم رہیگا +

کیونکہ حضرت نے کلمۂ خدا اور روح خدا اور خدا کو صاف صاف بیان تو کیا ہے۔ لیکن تردید نہیں کی۔ کوئی عقیدہ ہمکو نہیں بتلایا جسکو ہم خدا خیال کریں۔ بہرحال جبتک قرآن سے کلمہ خدا یا روح خدا کے مخلوق ہونیکا ثبوت ہمکو نہ ملجاوے۔ اور توحید کی تعلیم اُسکے مقابل میں قایم نہ کیجاوے اور توحید جبتک کہ عیسائیوں کی توحید کے خلاف ثابت نہ کیجاوے۔ تب تک پاک تثلیث کو چھوڑنا اور ایک خیالی خدا کی پیروی کرنا ہم لوگونکا احمق پن اور جہالت ہوگا۔ اور نہیں تو اسکے خلاف آپ صاحبان کا۔ جو توحید کے قایل ہیں؟

پھر اگر حضرت نے ایک کی تردید کی ہوگی تو دو کو ضرور مانا ہوگا؟ اچھا اب وہ قرآن کا مقام بتلاؤ جس میں لکھا ہے کہ کلمہ خدا۔ اور روح خدا ایک خدا ہیں؟ یا کلمہ کو چھوڑ کر روح خدا اور خدا ایک ہیں؟ یا کلمۂ خدا اور روح خدا تو مخلوق ہیں؟ لیکن خدا جو اُسکے بغیر ہے وہ فلانی شے ہے؟ وہ ایک ہے +

ورنہ صاحبان من آپ کو کچھ مزاج نہیں کہ آپ عیسائیوں پر کسی قسم کا اعتراض کریں!۔ کیا آپ اس پاک عقیدے کو چھوڑ کر ہمکو دہریہ بنانا چاہتے ہو؟ کیا ہم بھی آپ کیطرح محض عدم کا نام خدا رکھیں؟ ہمارا خدا ہمسے ایسی خطا کبھی ہونے نہ دیگا؛ جبتک آپ اپنے انوکھے خدا کا ثبوت نہ دیں؟

اب یہہ بات رہی کہ آپ قرآن سے تثلیث کی تردید کا ثبوت تلاش کریں۔ قرآن سے تثلیث کی تردید کا ثبوت تب ہی جائز ہوگا جب آپ صاحبان ہمیں قرآن شریف کو کلام خدا ثابت کرینگے؟ اور قرآن شریف کلام خدا تب ہی ثابت ہوگا۔ جبکہ آپ ان عام اصولوں کی رُو سے جنکی وجہ سے ہم کسی کتاب کو الہامی اور کسی کو غیر الہامی قرار دیتے ہیں بیان کریں؟

اور وہ اصول عام تب ہی کام میں آوینگے۔ جبکہ آپ خدا کو بولنے والا ثابت کریں؟ اور خدا کو بولنے والا تب ہی ثابت کرینگے جبکہ آپ خدا کو زندہ ہستی ثابت کریں؟ اور خدا کو زندہ ہستی آپ تب ہی قرار دینگے۔ جبکہ آپ خدا کو روح مانیں؟ لیکن آپ خدا کو روح مان نہیں سکتے۔ کیونکہ آپ کے عقیدے کی کتاب میں ثابت نہیں۔ پس آپ قرآن کو کلام خدا ابھی ثابت نہیں کرسکینگے جبکہ وہ کلام خدا ثابت نہ ہوگا۔ تو آپ کیطرف سے جو ثبوت پیش کیا جائیگا؟ ہمارے نزدیک قابل وقعت نہوگا۔ لہذا میں آپ صاحبان کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ اگر کوئی صاحب میرے بیان پر قلم اُٹھاوے تو سوچکر اُٹھاوے + ورنہ خجالت اُٹھائیگا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

والسلام علی المومنین +

راقم غلام مسیح

تھیوسفی اور کرسچنیٹی کی نسبت ایک ہندو کی رائے

سری ہنل رام گنگا رام زمیندار ڈیرہ اسمٰعیل خان واقعہ پنجاب موجودہ انگلستان مارننگ پوسٹ کو اسطرح تحریر کرتے ہیں +

ہندوستان کی ترقی کو تھیوزافیکل سوسائٹی کے برابر نہ کسی جماعت نے ابتک اتنا نقصان پہنچایا ہے نہ آئندہ پہنچا سکتی ہے +

کرنل اسکاٹ پریسیڈنٹ سوسائٹی بذات خود منکر خدا ہے + بمقام ۱۷ ایوینور ڈلندن بروقت ملاقات میں نے اُسکو صاف طورپر کہدیا کہ اگر اُسکی یہہ آرزو ہے کہ تھیوزافیکل سوسائٹی ہندوستان میں کامیابی حاصل کرے تو اُسکو اقرار کرنا چاہئے کہ وہ خدائے قادر مطلق خالق اور حاکم کائنات پر یقین رکھتا ہے لیکن اُسنے اشاعت اثبات سے انکار کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ میں اُسکی درخواست پر سوسائٹی میں شامل نہیں ہوا +

خلاصہ یہہ کہ تھیوزافیکل سوسائٹی نے ہندوستان کی ترقی کو روکدیا اور اگر بدنصیبی سے تھوڑے عرصہ سے ہندوستان میں روکنے والی روح پیدا ہوگئی ہے تو اسکا الزام تھیوزافیکل سوسائٹی پر لگایا جاسکتا ہے آریا سماج (روشنی یافتہ ہندو مذہب) اور کرسچنیٹی کے علم الٰہی کے مسایل اور قاعدوں میں خواہ کتنا ہی فرق ہو لیکن اگر میں معہ اپنے اہل ملک کی اُس نیکی کے عوض میں جو مسیحی مشنریوں نے ہندوستان کے ساتھ کی ہے شکرگذار نہوں تو یہہ نہایت حقارت آمیز ناشکرگذاری کی بات ہے +

یہہ مسیحی مشنری ہندوستان میں ہر قسم کی اصلاح کے پیشرو ہوئے ہیں خواہ یہہ اصلاح مذہب کے متعلق ہو یا مجلس یا اخلاق کے + مسیحی مشنریوں کی مدد کے بغیر گورنمنٹ نے جو کچھ ہندوستان کے واسطے کیا ہے اُسکا دسواں حصہ بھی نہ کرسکتی ڈاکٹر ڈف۔ ولسن۔ فورمن مسیحی مشنری ہی تھے جنکو ہندوستانی

ادب سے تعظیم کرتے ہیں۔ ان صاحبان نے ہی ہندوستانیوں کی تعلیم کیواسطے پہلے کالج کھولے تھے۔ یہہ مسیحی مشنری ہی تھے جنہوں نے پہلے زنانہ سکول شفاخانہ کھولے اور ہندو بیوہ عورتوں کیلئے جن سے بڑی بدسلوکی کیجاتی ہے جائے پناہ بنائی۔ اگرچہ میں مذہباً ایک پکا آریہ سماجی ہوں لیکن دوگنے زور کے ساتھ کہتا ہوں کہ کسی وسیلہ سے ہندوستان کو اس قدر فیض نہیں پہنچا جتنا کہ مسیحی مشنریوں کی سوسائٹی سے۔ جہاں ہندوستانی گورنمنٹ ناکامیاب رہی مسیحی مشنری وہاں بھی کامیاب ہوئے اور تھیوزافیکل سوسائٹی کچھ بھی نہیں کرتی صرف مسیحی مشنریونکو گالیاں دیتی ہے اور روپیہ لوٹنے کیواسطے ہندوؤں کی خوشامد کرتی ہے +

آخر کو کون فتحیاب ہوگا ؟

ملک چین کے ضلع کنٹو میں ایک کسان مسمی ہنگ سیو تیا تھا جسنے کچھ تعلیم حاصل کی اور وہاں کے مشنریوں سے شناسائی رکھنے کے سبب مسیحی مذہب کی تعلیم پائی اور ۱۸۴۶ء میں وہاں کے پادری صاحب سے اصطباغ کی درخواست کی جو اس وجہ پر نامنظور ہوئی کہ وہ پورے طور پر مسیحی عقائد کو نہیں مانتا تھا۔ رفتہ رفتہ اُسنے خود پیغمبری کا دعوٰی کیا کہ مجھکو خدا تعالیٰ کیطرف سے الہام ہوا ہے کہ مانٹ چو خاندان کو تخت سے اُتارے اور ہنگ خاندان کے ممبرونکو بحال کرے (جو کسی وقت چین کے تخت کے وارث تھے)، چونکہ عوام رعایا دل انقلاب پسند ہوتے ہیں اور جب کوئی ایسا شخص علم بغاوت بلند کرے تو رعایا میں سے ایسے اشخاص اُسکے ساتھ ملجاتے ہیں جو غیر آسودہ اور اوباش اور دل چلے ہوتے ہیں اور اُن کے پاس گذر اوقات کو کچھ نہیں ہوتا۔ اسواسطے اُس شخص کے ساتھ یہی لوگ مل گئے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کی رہائی کیواسطے ابی ملک اور افتاح جلعادی اور ایسے ہی داؤد کے وقت بامرد بدمعاش قرضدار و کنگال و زندگی سے بیزار لوگ تھے (ایسا ہی محمد صاحب کے ساتھ) ایسا ہی اس شخص کا حال ہوا کہ آخرکار اُسکو ساتھ تین لاکھ کی جمعیت بہم پہنچگئی اور بڑے بڑے سرگرم لوگ اُسکے مرید بن گئے وہ کہتا تھا کہ مجھکو خواب آتے ہیں اور میں مظلوم اور برباد شدہ لوگوں کی حمایت کیواسطے برپا ہوا ہوں اور میں عیسیٰ مسیح کا چھوٹا بھائی ہوں۔ ان مذہبی خیالات کے ساتھ ملکی خیال کو بھی ظاہر کرتا تھا (رام سنگہ کوکا کیطرح شروع میں اپنے ارادہ کو پوشیدہ نہیں رکھتا تھا) کہ پیشتر اسکے کہ مذہبی اصلاح ہو خاندان ہنگ کو تخت چین پر مسلط ہونا چاہئے یہہ وجہ بھی اُسکے مریدوں کی بڑھانے میں ممد ہوئی کیونکہ پرانی رسوم کی پابندی اور جدی عزت کا پاس دار اُسکے ساتھ ہوگئے۔ مگر چند دیگر اشخاص نے اُسکو پاگل خیال کیا تھا تو بھی ایسے لوگوں کی تعداد ہزارہا تھی جو خیال کرنے لگے کہ وہ شاہی خاندان موجودہ کو برباد کردیگا اُنہوں نے سمجھا کہ اُن کے مرشد میں خدائی اوصاف ہیں یا کم سے کم خدا کا مخصوص ہے اور اُسکو الہام ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اُسنے نمایاں فتوحات دکھائیں اور کبھی کبھی وہ سخت مصیبتوں میں گرفتار ہوتا تھا لیکن فنون سپاہگری سے بھاگ جاتا تھا ایک دفعہ اُس نے شہر نیمپین کو محاصرہ کرکے قبضہ کرلیا اور اس امر کا اعلان کردیا کہ وہ خدائی بادشاہ ہے اور نپولین بوناپارٹ کی نقل کرکے اپنے رشتہ داروں کو اپنے ماتحت بادشاہ مقرر کیا اور پھر اُنکی جگہ اپنے بہادر جرنیلوں کو مقرر کیا۔ جن میں سے ایک نے زیادہ طاقت حاصل کی اور دعوی کیا کہ میں روح القدس (پنجابی مثل

گرو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان شڑپ)

ہوں۔ ہنگ کے مرنے کے بعد بھی یہہ لوگ مختلف شہروں پر قابض رہے۔ ہنگ کے عروج کے زمانہ میں ثابت ہوگیا تھا کہ وہ بڑا شہوت پرست اور ظالم تھا (یہہ آخری نتیجہ اُس ریفارم کا تھا) +

یہہ حال ۱۸۵۱ء سے ۱۸۵۸ء تک رہا چونکہ یہہ حالت انگریزوں اور فرانسیس و امریکہ کے سوداگروں کیواسطے عمدہ تھی کیونکہ اس سے ملک کے بادشاہ کو ضعف پہنچا تھا لیکن جب شہر شنگھائی پر محاصرہ کرنے کی دھمکی ملی تو اُنہوں نے بادشاہ کو روپیہ کی مدد دی تاکہ غیر ملک کی فوج حفاظت کیواسطے بھرتی کیجاوے اور اس فوج کی افسری ایک ملاح کو ملی جس کا نام وارڈ تھا اور اُس کے ماتحت مسمی برگ واین دوسرے درجہ کا افسر ہوا۔ کئی لڑائیاں ہوئیں آخرکار یہہ عہد ہوا کہ ایک سال تک شنگھائی کا محاصرہ باغی نہ کریں مگر ایک سال کے بعد پھر لڑائی ہوئی وارڈ مارا گیا اور برگ واین اُس کی جگہ ہوا وہ بعد میں اس سبب سے موقوف ہوگیا کہ اُس نے چالیس ہزار روپیہ شنگھائی کے خزانہ سے خود بخود سپاہ کی تنخواہ کے واسطے نکال لیا آخرکار بہت سی لڑائیوں کے بعد یہہ باغی مغلوب ہوگئے مگر اس میں انگریز اور دیگر فارن ممالک کا ہاتھ تھا۔ اس سے خیالات اور نتائج ذیل پیدا ہوتے ہیں +

اول عموماً ملکی خیالات کے ساتھ دینی خیالات ہوتے ہیں جس سے فوج موثر ہوتی ہے اور اُسکو جوش دلایا جاتا ہے +

دویم جھوٹے مسیح وقتاً فوقتاً مختلف ممالک میں پیدا ہوتے ہیں۔ جو ذرا زور پکڑ گیا وہ بادشاہ دنیاوی بن جاتا ہے +

سویم ایسا ہی خداوند یسوع مسیح کے لوگوں نے سمجھا مگر اُس نے صاف کہا کہ میری بادشاہت اس دنیا کی نہیں ہے تو بھی وہ اُسکو دنیاوی بادشاہ بنانا چاہتے تھے +

چہارم قوم یا کسی شخص کو سزا دینے کیواسطے خدا تعالیٰ کسی شخص یا قوم کو کھڑا کرتا ہے۔ مختلف اوقات میں کئی شخص ایسے اُٹھے مگر سب برباد ہوتے رہے خداوند یسوع مسیح کی سلطنت حقیقی سلطنت ہے جو روز بروز ترقی کرتی ہے اور مسیحی مذہب دوسروں کو ہٹا کر خود اُنکی جگہ قایم ہو رہا ہے مخالفت اسکی ہر زمانہ میں ہوئی ہے ایسا ہی اب بھی ہو رہی ہے۔ مگر مخالف یاد رکھیں خداوند ہر غالب پر غالب ہے۔ وہی فتحیاب ہوگا اور مخالف اسیطرح سے شرمسار ہونگے جسطرح ہر زمانہ میں ہوتے رہے۔ پس مخالفوں سے ہماری التجا ہے کہ وہ مخالفت کے ہتھیار پھینک دیں اور سلطانوں کے سلطان کی متابعت اختیار کریں +

راقم

از نارووال

جلسہ انڈین کرسچن ایسوسی ایشن

چند مدت سے دہرہ دون میں انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کی ایک شاخ کھولی گئی ہو ہر ماہ میں برابر جلسہ ہوا کرتا ہو۔ ۱۱ تاریخ ماہ حال کے جلسہ نے پاس کرکے پریزیڈنٹ کو حکم دیا کہ جلسہ کی کارروائی نور افشاں میں چھپنے کے لئے بھیجی جاوے۔ گذشتہ جلسہ میں سلف سپورٹ کے مضمون پر گفتگو تھی ڈاکٹر ناس اسسٹنٹ سرجن صاحب نے ایک لکھا ہوا مضمون پڑھکر سنایا جسکا خلاصہ یہہ تھا کہ زندگی بسر کرنیکے بہت سے طریقے ہیں پر میں اسوقت خاصکر دو طریقوں کا بیان کرتا ہوں۔ اوّل اُس قسم کی زندگی جو کہ اکاس بیل میں پائی جاتی ہو جو دوسروں پر بسر کرتی ہو تھوڑی مدت بعد آپ مرجاتی اور اُس پیڑ کو بھی مار دیتی جسپر کہ اُسنے پرورش پائی تھی۔ ہم ہندوستانی عیسائیوں کی زندگی ایسی نہ ہونی چاہئے۔ دوئم ایسی زندگی یعنے جیسے کہ بچے والدین کے اوپر بسر کرتے ہیں۔ فی الحال ہم ہندوستانی عیسائیوں کی زندگی ایسی ہی ہو یعنے یورپ اور امریکہ کی کلیسیاؤں نے ابتک ہماری ایسی ہی مدد کی جیسے ماں اپنے بچوں کی مدد کرتی ہو۔ ہماری موجودہ حالت ابتک بچپن کی حالت ہو اور ضرور ہو کہ ابھی یورپ و امریکہ کی کلیسیائیں ہمکو مدد کا ہاتھ دیویں اور ہماری امید قوی ہو کہ ہم وقت پر خود بخود سلف سپورٹنگ ہو جائینگے اور علاوہ اس کے صاحب موصوف نے یہہ بھی فرمایا کہ مشنری صاحبان کو چاہئے کہ وہ نہ صرف روحانی باتوں کا خیال رکھیں ہماری ظاہری حالت کی بہتری کو بھی ترقی دیں۔ کیونکہ سلف سپورٹ ہونے کیلئے دونوں قسم کی ترقی کی ضرورت ہو +

پھر مسٹر موتو بوس صاحب نے فرمایا کہ اکثر صاحب توفیق اپنے پاسٹر کو چندہ کم دیتے ہیں اور غریب لوگ دینی کام کے لئے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ اور انہوں نے مثال کے طور پر دہلی کے متصل کے غریب دیہاتی عیسائی لوگوں کا ذکر کیا جنہوں نے دینی کام کیلئے صدہا روپیہ چندہ جمع کیا +

اسکے بعد پنڈت کیشوانند صاحب نے بیان کیا کہ پاسٹر چننے اور مقرر کرتے وقت اسباب کا خیال رکھنا ضرور ہو کہ پاسٹر کلیسیا کی حیثیت کے مطابق ہو +

پادری رلارام نے اسبات پر زور دیا کہ سلف سپورٹنگ ہونے کیلئے ایک ہی بات کی بڑی ضرورت ہو کہ ہندوستانی کلیسیا اپنے تئیں خدا اور خدا کی مرضی کو پہچاننے کے لئے اور اسکی مرضی کو عمل میں لانے کیلئے مخصوص کرے۔ اگر یہہ حالت ہو تو ہندوستانی کلیسیا کا سلف سپورٹنگ ہونا آسان ہو اور اگر یہہ خواہش کمزور ہو تو سلف سپورٹنگ ہونا مشکل ہو +

الراقم

پادری رلارام

ایک دوسرے سے محبت رکھیں

ایوحنا ۴: ۷

اختصار وعظ جو پادری بی۔ بی۔ رائے صاحب نے انبالہ شہر کی کلیسیا میں مورخہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۲۶ء کو سبت کے دن سنایا +

ہم جب اس وعظ کو پڑھتے ہیں تو ایک نہایت ہی دیندار بزرگ شخص نظر آتا ہو۔ یہہ وہ شخص ہو۔ جو اپنی جوانی کے ایام میں خداوند مسیح کے سینہ پر تکیہ کرتا تھا۔ اور ایام پیری میں مسیحیوں کے گھر گھر جاکر یہی نصیحت کرتا تھا کہ اے بچو ایک دوسرے سے محبت رکھو +

محبت گویا اُس شخص کی زندگی کا موضوع تھا۔ آج جبکہ ہم اپنی سندی آیت پر غور کرتے ہیں۔ تو مناسب ہو کہ ہم یوں سوچیں کہ گویا وہی بزرگ رسول اسوقت ہمارے درمیان موجود ہوکر ہمسے کہہ رہا ہو۔ کہ اے پیارو آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں +

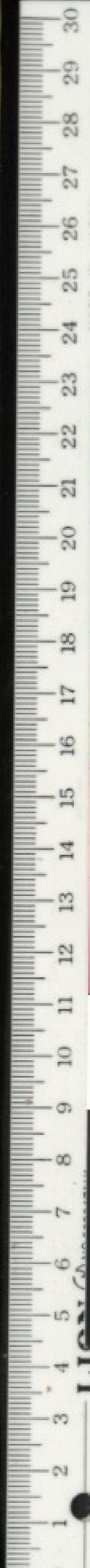
(۱) جو محبت رکھتا ہو سو خدا سے پیدا ہوا ہو۔ ایوحنا ۴: ۷

محبت خُدا کے فرزندوں کا ایک خاص نشان ہو۔ خدا محبت ہو۔ جو خدا سے پیدا ہوتا ہو۔ ضرور ہو کہ وہ بھی محبت ہوگا +

خدا کے فرزندوں اور شیطان کے فرزندوں کی پہچان کا یہی نشان ہو کہ ایک میں محبت اور دوسرے میں نہیں۔ دیکھو ایوحنا ۳: ۱۰ "اسی سے خُدا کے فرزند اور شیطان کے فرزند ظاہر ہیں۔۔۔ جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا خُدا کا نہیں"۔ خُدا کا فرزند محبت رکھتا۔ شیطان کا فرزند محبت نہیں رکھتا ہو اسبات کے ثبوت میں رسول بارہویں آیت میں قاین اور ہابل کا بیان کرتا ہو۔ "قاین کی مانند نہیں جو اُس شریر کا تھا اور اپنے بھائی کو قتل کیا"۔ قاین اُس شریر کا تھا شیطان کا فرزند تھا اِسلئے اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھ سکا ہابل خُدا کا تھا۔ اِسلئے اُسنے محبت رکھی۔ اگر ہم خُدا کے ہیں تو ضرور ہم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھینگے ہم کوئی بھائی یا بہن کو گرتے دیکھکر خوش نہیں ہونگے بلکہ غم کرینگے اور اُسکو اُٹھانے کیلئے اگر خون بہانا بھی ضرور ہو جیسا مسیح نے ہمارے واسطے کیا۔ تو دریغ نہ کرینگے +

(۲) جو محبت رکھتا ہو سو خدا کو پہچانتا ہو۔ ایوحنا ۴: ۷ +

ہم اُسی چیز کو پہچانتے ہیں۔ جسکے ہم ہمجنس ہیں۔ انسان حیوان کو نہیں پہچانتا کیونکہ انسان اور حیوان ایک جنس نہیں۔ انسان حیوانوں کی جسمانی باتوں کو تو کسیقدر پہچانتا ہو کیونکہ انسان اور حیوان کا جسم جنسیت میں مشابہت رکھتا ہو۔ ہم جسطرح اپنی جسمانی ضرورتوں سے واقف ہیں۔ اسیطرح حیوانوں کی جسمانی ضرورتوں کو بھی پہچان سکتے ہیں۔ کیونکہ اِن معاملات میں انسان اور حیوان ہمجنس ہیں۔ لیکن ہم حیوانوں کی (انسٹنکٹ) یعنے عقل حیوانی کی باتوں کو نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ عقل حیوانی اور روح ناطقہ دو جدا جدا ذاتیں اور خاصیتیں ہیں۔ اور یہہ آپس میں نقیض ہیں + ع کند ہمجنس باہمجنس پرواز + کبوتر با کبوتر باز با باز + اسیطرح نیک لوگ بدوں کے خیالات کو نہیں سمجھ سکتے۔ بمچنیں بد نیکوں کے خیالات کو۔ چونکہ ایک کے ساتھ دوسرے کی موافقت نہیں۔ نیکی بدی کا ہمجنس نہیں۔ دیندار کا بیدین کے ساتھ کون سا جوڑ۔ اسی سبب سے





جس میں محبت نہیں سو خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے۔ دیکھو ا یوحنا ۴: ۸۔ جب تک تم بھی محبت نہ ہو تب تک خدا کو نہیں جان سکتے۔ جبتک تمہاری اور خدا کی ذات اور جنس ایک نہ ہو تب تک خدا کو کسطرح پہچانو گے۔ تاریکی روشنی کو نہیں جانسکتی تمہارے دل میں اگر محبت نہیں تو خدا کی اس محبت کو جسکا اظہار مسیح مصلوب میں ہوا کیونکر جان سکتے ہو؟ جو اپنے بھائی سے کینہ رکھتا ہے۔ وہ اسبات کو کہ "خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے" یوحنا ۳: ۱۶ کو کیونکر سمجھ سکتا ہے۔ اسلئے جسمیں محبت ہے وہ گویا خدا کا ہمجنس ہے وہ خدا کو جانسکتا ہے فقط جو اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے وہ خداوند مسیح کی محبت کے اُس چشمہ کو جانتا ہے جس سے اُسنے اپنے پیاروں کے لئے لہو بہایا ہے۔ وہ شخص خدا کی ذات کو جو محبت ہے خوب جانتا ہے +

(۳) جو محبت رکھتا ہے سو خدا میں رہتا ہے۔ دیکھو ا یوحنا ۴: ۱۶ "خدا محبت ہے اور وہ جو محبت میں رہتا ہے خدا میں رہتا ہے اور خدا اُس میں رہتا ہے"۔ خدا = محبت ہے پس محبت میں رہنا = خدا میں رہنا ہے۔

خدا کی ذات محبت ہے۔ محبت ایک الٰہی رشتہ ہے۔ بذاتہ ہم میں محبت نہیں ہے اپنی ذات سے ہم قائن کے فرزند ہیں۔ یعنے خونی لیکن جب ہم خداوند مسیح پر ایمان لاکر مسیحی ہوئے ایک نئی زندگی نئی طبیعت ہمیں ملی۔ تو ساری الٰہی نعمتوں کے ساتھ یہہ الٰہی محبت بھی ہم میں آ گئی۔ گویا محبت انسان میں مجسم ہوئی ہم اپنے بھائی کو اسلئے پیار نہیں کرتے کہ محبت ہماری ذات ہے۔ بلکہ اسلئے کہ محبت ہم میں مجسم ہو کر ہم سے پیار کراتی ہے۔ اسلئے جب ہم محبت میں رہتے ہیں تو ایک الٰہی ذات میں رہتے ہیں یعنے خدا میں رہتے ہیں۔ خدا ہم میں محبت کی صورت میں مجسم ہوا اور ہم خدا میں محبت کی صورت میں مبدل۔ جو محبت میں رہتا سو خدا میں رہتا ہے اور خدا اُسمیں رہتا ہے +

لیکن جو محبت میں نہیں رہتا سو موت میں رہتا ہے۔ دیکھو ۳: ۱۴ "جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا سو موت میں رہتا ہے"

موت خدا کی ذات کے خلاف ہے۔ کیونکہ خدا زندگی ہے۔ خدا محبت ہے پس محبت ہی زندگی ہے۔ جو محبت میں رہتا ہے سو زندگی میں رہتا ہے۔ جو محبت میں نہیں رہتا سو زندگی میں نہیں رہتا ہے۔ سو موت میں رہتا ہے۔ اگر کلیسیا میں محبت نہیں تو کلیسیا نہایت ہی خطرہ میں ہے۔ ہر ایک جو اپنے بھائی سے دشمنی رکھتا ہے خونی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ کوئی خونی حیات ابدی کو نہیں رکھتا کہ اُس میں قایم رہے۔ ۳: ۱۵ ۔ اگر ہم اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتے۔ اگر ہم اپنے بھائی سے دشمنی رکھتے ہیں۔ اگر ہم اپنے بھائی کو ڈوبتے دیکھکر خوش ہوتے ہیں۔ تو ہم خونی ہیں خونی ابدی عذاب میں ہمیشہ جلتا رہیگا۔ پس آؤ بھائی ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تاکہ ہم خدا میں رہیں اور خدا ہم میں سکونت کرے +

(۴) جو محبت رکھتا ہے سو روشنی میں چلتا ہے۔ ۲: ۱۰ "وہ جو اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے روشنی میں چلتا ہے اور اُس میں ٹھوکر کا باعث نہیں ہے"۔ محبت ایک عجیب شی ہے۔ وہ ہماری عقل تمیز ضمیر۔ بلکہ کل انسانیت کو روشن کرتی ہے۔ جب ہم محبت رکھتے ہیں تب ہم کسی کے ٹھوکر کا باعث نہیں ہوتے ہم روشنی میں چلتے ہیں۔ ہم آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ اگر کوئی بھائی ہمارے سامنے گر پڑے تو ہم ہنستے اور مسکراتے نہیں۔ بلکہ دوڑ کر اُسکو اُٹھاتے ہیں۔ اُسکی گرد کو جھاڑ دیتے ہیں۔ اُسکے گھاؤ میں مرہم لگاتے ہیں۔ لیکن جو محبت نہیں رکھتا "اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھتا تاریکی میں ہے اور تاریکی میں چلتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ کدھر چلا جاتا ہے۔ کیونکہ تاریکی نے اُسکی آنکھیں اندھی کر دی ہیں"۔ ۲: ۱۱ +

ایسا شخص خود بھی ٹھوکر کھاتا۔ اور دوسرے کو بھی ٹھوکر کھلاتا ہے۔ دشمنی ایک خطرناک شی ہے۔ ذرا کسی کی نسبت دل میں شک لاؤ۔ دشمنی رکھو سارا دل اندھیرا ہو جائیگا۔ خوشی اور سلامتی رخصت۔ خدا کی روح وداع۔ کینہ۔ ڈاہ۔ رشک غضب غصہ۔ بدگوئی جلوہ آرا ہونگے۔ تمیز مرجائیگی آنکھیں اندھی ہو جائینگی۔ جب خدا کا فرشتہ راہ نہیں دکھلاتا۔ تب شیطان آ کر یوں گویا ہوگا۔ ای میرے پیارے بیٹے ای دلدار بیٹے۔ میری ہدایت میں چل۔ میں تجھے راہ دکھلاؤنگا شیطان اُس اندھے کا ہاتھ پکڑ کر لیجائیگا۔ اور جہنم کے قعر میں ڈالیگا +

حاصل کلام۔ پس ای پیارو آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کیونکہ

(۱) جو محبت رکھتا ہے سو خدا سے پیدا ہوا ہے +

(۲) جو محبت رکھتا ہے سو خدا کو پہچانتا ہے +

(۳) جو محبت رکھتا ہے سو خدا میں رہتا ہے اور خدا اُس میں +

(۴) جو محبت رکھتا ہے سو روشنی میں رہتا ہے اور کسی کے ٹھوکر کا باعث نہیں +

اب آخری بات یہہ ہے کہ ہم کسطرح محبت رکھیں۔ دیکھو پہلے "ای میرے بچو چاہئے کہ ہم کلام اور زبان سے نہیں بلکہ کام اور سچائی سے محبت رکھیں" +

بھائی کلام اور زبان سے نہیں بلکہ کام اور سچائی سے زبان کی محبت کلیسیا میں بہت ہے۔ زبان تو شیریں پر دل شمشیر خونخوار ہے۔ زبانی محبت خشک محبت چھوڑ دو۔ اب کام سے دکھلاؤ کہ تم اپنے بھائی کو پیار کرتے ہو۔ پرانے دنوں میں بہتیرے آئے تھے۔ جو زبان سے نصیحت کرتے تھے۔ انسان کو بُری راہوں سے باز آنے کو کہتے تھے۔ لیکن جب خداوند آیا۔ تو زبان بند ہوئی صلیب پر لہو بہانے کی محبت جاری ہوئی۔ یہہ کام اور سچائی کی نسبت ہے۔ اگر بھائی کو پیار کرتے ہو تو اُس کے لئے اپنا لہو بہاؤ۔ کانٹے کا تاج پہنو۔ غم اور سیاست اپنے اوپر اُٹھا لو۔ اور ڈوبتے ہوئے کو زیادہ نہ ڈباؤ مرتے ہوئے پر ہنسی اور ٹھٹھا مت کرو +

راقم

پادری بی۔ بی رائے از انبالہ

واقعات اور رائیں

ہری پور میں سلسلہ آبرسانی

اپنے نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوا کہ ہری پور ہزارہ میں واٹر سپلائی کی نالی کھودنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ امید ہے عرصہ ۶۰ یوم میں ختم ہو جاویگا۔ پانی مقصود سے ہری پور میں آویگا جو قریب ۴ میل کا فاصلہ ہے۔ اُسکے لئے اُنچاس ہزار کا اسٹمٹ منظور ہو چکا ہے۔ ہری پور میں پہلے بھی بہت پانی ہے مگر یہہ پانی دو ندی کا ہے جو پینے کے لائق نہیں ہے۔ سینٹری کمشنر صاحب بہادر پنجاب نے مقصود اور ٹھنڈی چوہی کے چشموں کا ملاحظہ کیا ہے۔ امید ہے کہ اس واٹر سپلائی کے جاری ہونے سے بیماری اسقدر نہ ہوگی جیسے اس قصبہ میں ہوتی رہتی ہے۔

گورہ سپاہیوں کی دلجوئی

ولایت میں یہہ تجویز روز بروز پختہ ہوتی جاتی ہے کہ پنشن یافتہ سپاہیوں اور ملاحوں کو نوکریاں عطا کی جاویں کہ معتبر اور کارگذار ہیں اور اعتبار کے عہدوں کا کام اُنسے لیا جاوے۔ اب تک یہہ تجویز صرف پرائیویٹ تھی اور اُس میں بڑی کامیابی ہونے کی وجہہ سے اب پارلیمنٹ نے اس انتظام کو اپنے ذمہ لینا چاہا۔ چنانچہ ڈاک ولایت سے معلوم ہوا کہ اُس کے لئے ایک پارلیمنٹری کمیٹی قایم کی گئی ہے۔ کمیٹی ہذا نے اس تجویز کو بہت پسند کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابتک کوئی سرکاری مدد نہیں کیگئی ہے اور تمام انتظام نجی کے طور پر ہے۔ کمیٹی ہذا نے سفارش کی ہے کہ کچھہ تعداد ملکی عہدوں کی پنشن یافتہ جنگی سپاہیوں کے لئے مخصوص کی جاوے اور یہہ اسامیاں مقابلہ سے پُر کی جاویں اس سے فوجی سپاہیوں کی قدر و منزلت میں ترقی ہوگی اور سپاہی کے عہدہ کی قدر اور بھی بڑھ جاویگی اور بہتر رنگروٹ ہاتھ آوینگے۔

نواب لاٹ پنجاب کی بیدار مغزی

ہم کو یہہ معلوم کرکے بیحد خوشی حاصل ہوئی ہے کہ جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اخبارات کی قابل غور باتوں کو پوری توجہ سے دیکھتے ہیں۔ جسکی تازہ مثال یہہ ہے کہ نواب ممدوح نے اُس مقدمہ کے کاغذات ملاحظہ خاص کے لئے طلب فرمائے ہیں کہ جس میں ایک یوریشین نوجوان کو بجرم اس کے کہ اُسنے لاہور کے ریلوے سٹیشن پر ایک شریف مارواڑی کی لڑکی کو اکیلا پاکر اُسکا بوسہ لیا تھا اور جسکی پاداش میں عدالت مسٹر رابنسن صاحب بہادر سے مجرم مذکور صرف ۲۰ روپیہ جرمانہ کی خفیف سزا پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ مسٹر ممدوح کے اس عجیب فیصلہ پر جیسا کہ واجب تھا اخباری دُنیا میں بڑا شور مچایا گیا تھا اور حضور ممدوح نے بہت اچھا فرمایا کہ اس مقدمہ کی مسل طلب فرمائی ہے جس کے لئے پبلک کیطرف سے حضور ممدوح کا جسقدر شکریہ ادا کیا جاوے بجا ہے۔

مہم سوڈان میں طوالت کا اندیشہ

تازہ ڈاک ولایت کی خبروں سے معلوم ہوا کہ انگلستان میں حکام اب محسوس کرنے لگے ہیں کہ سوڈان کی مہم کو حلوائے بے دود سمجھکر اختیار کیا گیا تھا لیکن حالات سے پایا گیا ہے کہ ڈ خیال غلط تھا۔ کوئی نہیں بتلا سکتا کہ اُسکا انجام کیا ہوگا اور بعض اہل الرائے گورنمنٹ کی آمادگی کی سخت الفاظ میں مخالفت کرنے لگ پڑے ہیں۔ یہہ معلوم ہوتا جاتا ہے کہ سوڈانی لوگ یورپین بندوقوں سے مسلح ہیں اور کہتے ہیں کہ فرنچ لوگ اور نیز روسی لوگ اُن کی افسری پر مقرر ہیں۔ یہہ بات ظاہر ہوتی جاتی ہے کہ مصری فوج اس کام کو پورا نہیں کر سکیگی اور برٹش گورنمنٹ کو جبراً و قہراً اپنی سپاہ سے اس کا ہاتھہ بٹانا پڑیگا۔ سواکم میں جو فوج قلعگیر ہے وہ عثمان دغنا کی سرکوبی کے لئے بالکل غیر مکتفی سمجھی جانے لگی ہے۔ برٹش فوج کی مانگ جنوبی افریقہ میں پیدا ہوئی ہے اور اسلئے اس میں گنجائش نہ ہوگی کہ مہم سوڈان کے لئے حسب ضرورت بھیجی جاسکے۔ یہہ بات ہر آن یقینی ثابت ہو رہی ہے کہ ہندوستان سے فوج منگوائی جاوے جس کی نسبت طرح طرح کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں جن میں سے ایک یہہ ہے کہ حضور کمانڈر انچیف نے یقین دلایا ہے کہ وہ دو یا تین رجمنٹوں تک روانہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اُسکی نسبت ٹھیک ٹھیک کچھہ معلوم نہیں ہوا جو قابل وثوق تصور کیا جاوے۔

سرحد چترال کی حالت

سرحد چترال کی قوم بونیروال کے سرغنہ لوگ بہت بیچین نظر آتے ہیں کیونکہ اُن کے ہاں یہہ افواہ مشہور ہوگئی ہے کہ گورنمنٹ اُن لوگوں کے خلاف ایک مہم روانہ کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ فی الحقیقت گورنمنٹ کا کوئی ارادہ مہم بھیجنے کا نہیں ہے۔ ہاں سرحد چترال کی فوج کی تبدیلی ضرور کیجاویگی اور اسی سے مہم کی افواہیں پیدا ہو گئی ہوں تو عجب کیا ہے۔ بہرحال قوم مذکور کو میجر ڈین صاحب کے ذریعہ تسلی دیجاویگی کہ وہ خاطر جمع رکھے اور گورنمنٹ کا کوئی ارادہ ان کے خلاف نہیں ہے۔ فوجی تبدیلی سے متعلق ایک ہرج بہت بیڈھب واقع ہوا ہے کہ دیر کے قریب آمد و رفت کی سڑک بہکر نابود ہو گئی ہے۔ اس باعث نوشہرہ سے فوج کا آگے بڑھنا ملتوی کیا گیا ہے۔ چوتیا تان کے متصل پُل ٹوٹ گیا ہے اُسکی درستی کے لئے فوج سفرمینا کو روانہ کرنا پڑیگا۔ خان دیر کے آدمیوں سے بھی یہہ کام ہو سکتے ہیں لیکن اُنسے نازک اور باقاعدہ تعمیر کا کام جھٹ پٹ پورا ہونا مشکل ہوگا۔ درہ لواری سے چترال ندی تک سڑک از سر نو تعمیر کرنا پڑیگی۔ چترال میں گدھوں کے بجائے حکم ہوا کہ خچروں کی باربرداری استعمال کیجاوے۔ لیکن خچروں



ذخیرہ بہم پہنچانا ایسا ہی مشکل بیان کیا جاتا ہی جیسا کہ اُسکا حکم نافذ فرمانا آسان تھا + تازہ خبر یہہ ہی کہ چترال ریلیف کے لئے فوج کی روانگی ۱۶ مئی سے پہلے نہیں ہوگی کہ جس عرصہ تک امید کی جاتی ہی کہ راستہ درست کردیا جاویگا + عام

دہلی

۱۷ تاریخ کو دہلی میں بھی ایک بدھوا بواہ ہوا مگر سنار ونکی قوم میں ہوا ہی۔ رنگی لال سنار ساکن دہلی محلہ پیپل مہادیو کی دختر بعمر ۱۵ سالہ جو دو سال ہوئے بیوہ ہوگئی تھی اُسکی شادی آریہ دھرم ریتی سے کوڑامل سنار ساکن موضع سونجنہ ضلع مظفرنگر کے پسر مسمی جورام بعمر ۲۲ سال کے ساتھ ہوئی ہی۔ شہر میں اُس کا بڑا چرچا ہو رہا ہی مگر سُننے میں دہلی کا کوئی سنار اس شادی میں شریک نہیں ہوا۔ ان برات والونکی طرف سے ۱۸ تاریخ کو بدھوا بواہ کی تائید میں واکھیان بھی ہوا۔ مگر لوگونکی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اُن کی گفتگو اپنے فعل کی تائید میں تھی۔ شاستر ونکی مطابقت کچھ نہ تھی +

مسمی جوگدھیان کی دختر نابالغ بعمر ۸ سال اپنے باپ کی دوکان کے پاس چاندنی چوک زیر گھنٹہ گھر دیگر بچوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ اُسکو ایک شخص مسمی شتاق جو بدمعاش ہے بھگا کر کمپنی باغ میں لیگیا اور وہاں جاکر لڑکی کے کپڑے وغیرہ جو وہ پہنے ہوئے تھی آتارنے لگا۔ اس عرصہ میں لڑکی کے وارث اُسکو تلاش کناں باغ میں پہنچے۔ خوش قسمتی سے وہ لڑکی معہ اُس بدمعاش کے اُن کو مل گئی اور اُنہوں نے شخص مذکور کو پولیس میں پہنچایا وہاں سے تحقیقات ہوکر اُسکا چالان عدالت کو ہوا۔ چنانچہ ۱۸ ماہ حال کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے اجلاس سے دو سال قید سخت اور ۱۵ بید ضرب بید کا سزایاب ہوا۔ سزا اس وجہ سے زیادہ ملی کہ یہہ ملزم سابقہ سزایافتہ بھی تھا + عام

امیر کابل کے تحایف

امیر کابل نے جو تحائف حال میں حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اپنے فرزند پرنس نصراللہ کی خاطر و تواضع کی شکرگذاری میں ارسال کئے ہیں بیان کیا جاتا ہی کہ بہت بیش قیمت ہیں حتی کہ اسقدر قیمتی تحائف ابتک تاج برطانیہ کو کبھی نہیں دیئے گئے تھے۔ انگریزی اخبار نے لکھا ہی کہ ان تحائف کی مالیت تیرہ لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہی یہہ تحائف امیر صاحب نے خاص طور پر بذات خود پسند فرمائے تھے اور اُن کے انتخاب میں مس ڈاکٹر ہامِلٹن صاحبہ سے مشورہ لیا تھا کہ خاندان شاہی کے استعمال کے لئے موزون کارآمد ہوں +

اخبار انڈین مرر لکھتا ہی کہ پرنس نصراللہ کی روانگی کے اخراجات ہندوستان کو دینا پڑے تھے پس انصاف چاہتا ہی کہ ان تحایف کی مالیت کا کچھ حصہ ہندوستان کو بھی دیا جانا چاہئے

انتظام قرضہ

گورنمنٹ چین نے حال میں ۱۶ ملین پونڈ کے جدید قرضہ کا یورپ میں بندوبست کیا ہی اس میں سے سوا آٹھ ملین پونڈ ماہ مئی کی ۸ تاریخ سے پیشتر جاپان کو بطور دوسری قسط تاوان جنگ کے جسکی کل مقدار ۵۰ ملین پونڈ ہی دینا پڑیگا۔ پہلی قسط بجائے ۵ ملین یا قریب ۱۴ کرور روپیہ کے قریب ۲۰ کرور روپیہ تھی واسطے کہ اس میں قریب ۶ کروڑ کے علاوہ شامل تھے اور یہہ رقم بطور معاوضہ کے جاپان کو دیگئی تھی کہ وہ صوبہ لیاؤ ٹانگ کا جزیرہ نما خالی کردے اور نیز پورٹ آرتھر کو چھوڑ دے۔ جاپانی سکہ میں پہلی قسط مساوی ہوتی ہی بارہ کروڑ ین کے اور اس میں سے جاپان نے چار کروڑ ین جدید جنگی جہازونکی خریداری میں صرف کیا ہی اور یہہ جہاز انگلستان میں بنوائے اور آراستہ کرائے گئے ہیں۔ حالانکہ اس سے پہلے جاپان اس قسم کا تمام جنگی سامان جرمنی سے بنوایا کرتا تھا۔ حق یہہ ہی کہ چین جاپان کی گفتگو سے مصالحت میں جرمنی نے روس کی طرفداری میں چین کی حمایت کی جاپان کو جرمنی سے اسکی امید نہیں تھی اور نتیجہ اسکا یہہ ہوا ہی کہ جاپان نے جرمنی کے ساتھ سلسلہ تجارت فسخ کردیا ہی اور جرمن کارخانہ دار یہہ دیکھکر کہ ۴ کروڑ سکہ ین کے جنگی جہازونکی تیاری کا آڈر انگلستان کو بھیجا گیا ہی بہت پچھتاتے ہیں کہ جاپان ایسا قیمتی گاہک ہاتھ سے نکل گیا ہی۔ باقی ۸ کروڑ سکہ ین سرکاری قرضہ کے ادا کرنے میں جو دوران جنگ میں حاصل کیا گیا تھا اور نیز بعض سرپلوں کے پورا کرنے میں جو لڑائی گذشتہ میں جذب اور خرچ ہوگئے تھے صرف کیا گیا ہی +

جنگ ہذا پر جاپان کا براہ راست جو خرچ ہوا اُس کی کل تعداد ساڑھے ۲۲ کرور سکہ ین بتلائی جاتی ہی اور اس میں وہ مزید خرچ شامل نہیں ہی جو صوبہ ویہیوائی کے اُسوقت تک قبضہ میں رکھنے پر کہ جبتک چین کل رقم تاوان ادا کریگا اور فارموسا کے فساد کے رفع کرنے پر صرف ہورہا ہی یہہ اخراجات جو جنگ کے نقصانات سے عائد ہوئے ہیں سب ملاکر رقم تاوان سے کہتے ہیں کہ دو چند ہوگئے + سنہ

کراچی میں ایک فوجی قتل

چارشنبہ کی پچھلی رات کو کراچی میں ۳۰ ویں پلٹن بمبئی کے سوم بلوچ بٹالین کا ایک سپاہی عجیب طریق پر قتل کیا گیا۔ منوڑہ کے چھوٹے قلعہ میں ۴ سپاہی اور ایک نائک پہرہ پر تعینات تھے۔ نائک اور ۲ سپاہی سوتے تھے۔ چوتھا سپاہی رات کو پہرہ دیتا تھا۔ پچھلی رات کے وقت سپاہی سوتے ہوؤں کے قریب گیا اور ایک آدمی کو نشانہ بندوق بنادیا۔ نائک چونکہ جاگتا تھا اُس نے قاتل کو پہچان لیا لیکن ظاہر نہ کیا اور کہا کہ آؤ قاتل کی تلاش کریں۔ قاتل اس دھوکہ میں آگیا اور راستے میں نائک اور تیسرے سپاہی نے قاتل کو گرفتار کرلیا۔ جس شخص کو ل

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

شہنشاہ جرمن کی والدہ انگلستان میں بود و باش اختیار کرنا چاہتی ہے +

یہہ حضور قیصرہ ہند کی دختر اکبر ہیں۔ اس صورت میں جرمن وظیفہ بند کیا جاویگا +

ولایت میں عجیب تولیا ایجاد ہوا ہے۔ میلا ہونے پر آگ میں ڈالدیا صاف ہو گیا +

کوریا کا سفیر روانہ روس ہوا ہے کہ اسی لاکھ ڈالر کے قرضہ کا بندوبست کرے جسکے لئے ایک صوبہ رہن کیا جاویگا +

بغاوت آچین کے فرو کرنے کو ڈچ گورنمنٹ نے ولایت سے کمک افواج پیادہ رسالہ و توپخانہ روانہ کی +

عثمان دغنا کی فوج بوجہ شکست حال کے بہت پریشان ہو رہی اور خوراک کی قلت سے تنگ ہے +

متابلی کی خبر ہے کہ فساد ترقی پر ہے اور بولو وایو سے سلسلہ تار منقطع ہو گیا ہے +

برٹش گورنمنٹ جنوبی افریقہ میں اپنی طاقت کو بالاتر رکھیگی اور وہاں کسی غیر کی مداخلت گوارا نہ ہوگی +

یہہ بات مسٹر چمبرلین نے ۲۳ کو لنڈن میں صاف صاف کہدی جس کے لئے عند الضرورت برٹش فوج روانہ کرینگے +

کہا یہہ متابلی کے لئے برٹش فوج کے کل اخراجات وہاں کی چارٹرڈ کمپنی کو ادا کرنے ہونگے +

فرمایا یہہ سوڈان محض مصری کام ہے گو ممکن ہے کہ انگلستان کو بھی اس میں کسیقدر مدد کرنا پڑے +

کافرستان کی خبر ہے کہ وہاں لڑائی بند ہو گئی اقوام نے حکومت امیر قبول کرلی ہے +

روس نے کوریا پر اپنا حق قائم کیا اور وہ اُس کے قبضہ کو ہاتھ سے نہ دیگا +

مغربی سائبیرین ریلوے جولائی میں جاری ہوگی۔ مارکوتا او مسک فاصلہ ۱۵۰۰ میل تک +

برٹش گورنمنٹ ۱۸۸۴ء کی غلطی کو نہیں دوہرا دیگی یعنے مہم سوڈان کو برٹش مہم نہیں بنادیگی +

فرنچ وزارت ۲۳ اپریل کو مستعفی ہو گئی جس کے وزیر اعظم ایم برجوئے تھے۔ پریسیڈنٹ بھی مستعفی ہوا چاہتے ہیں +

مومباسہ سے خبر ہے مبارک عزیز سرغنہ باغیان مغلوب ہو کر جرمن علاقہ ہمسایہ کو بھاگ گیا +

دیگر سردار بھی جرمن علاقہ میں پناہ گیر ہوئے اور اب امید ہے کہ امن قایم ہوگا +

۲۲ تاریخ کو بولووایو سے خبر آئی کہ باغیان متابلی نو میل پر ہیں اور حالت نازک ہے +

برٹش نے اسبارہ میں بلونگ شا پچ کی تھی اُسکا اثر امریکا پر خلاف امید پڑا ہے +

تازہ خبر ہے کہ معاملہ نیز ا کی بابت درمیان برٹن و امریکا کے گفتگو مصالحت بند ہے +

چینی وزیر لی ہنگ چنگ ۲۳ کو پورٹ سعید میں پہنچا وہاں سے روانہ اوڈیسہ ہوا ہے +

نواح کلکتہ میں آتشزدگی کا زور ہے۔ ۲۲ اپریل کو شہر میں ۹۰ واردات ہیضہ ہوئیں

قانون دکھائی کی منسوخی کے باعث ۳۰۰۰ فوج گروہ ہسپتالوں میں بیمار ہوتی ہے +

بندر بمبئی میں ڈگمن گھاٹ کو اور گہرا کرینگے جس کے لئے ایک لاکھ ۱۵ ہزار منظور کیا گیا +

ہندوستان میں حضور قیصرہ ہند کی سالگرہ ۲۰ مئی کو منائی جاویگی +

امتحان انٹرنس کلکتہ میں ۲۲۹۶ پاس ہوئے ایف۔ اے میں ۱۱۴۱ بی۔ اے میں ۳۵۳ +

کلکتہ کی ڈاک میں علی التواتر بے ترتیبی ہوتی ہے۔ اس کی طرف خاص توجہ درکار ہے +

پنجاب میں ایک نواب صاحب ایک یوریشین عورت سے شادی کی تیاریاں کر رہے ہیں +

کراچی میں دو جہازوں کی ٹکر ہوئی۔ جاوا نام کسی قدر ڈوب گیا۔ رفوڑ جال کو آنچ نہ آئی +

بھاونگر ریلوے سٹیشن میں ذخیرہ چوب میں آتشزدگی سے ۵ لاکھ کا نقصان ہوا +

میسور کے انگریز کاشتکاران کی تحقیقات کے لئے کمیشن کا اجلاس شروع ہو گیا +

مدراس ہائیکورٹ کی ڈپٹی رجسٹراری پر مسٹر میکول بیرسٹر مقرر کئے گئے +

گورنری قندھار کے خالی عہدہ پر سردار نصر اللہ خان فرزند امیر صاحب بھیجے جاوینگے +

ہندی افغانی حدبندی میں ۸۰ میل باقی ہیں کپتان مکمن صاحب خاطر خواہ کام کر رہے ہیں +

شملہ میں دفاتر سررشتہ تعمیرات جل گئے تھے بصرف تین لاکھ موسم آیندہ تک تیار ہو جاوینگے +

برما کی شاخ ریلوے تا گمٹی تا کنگٹونگ بسرعت بن رہی ہے قبل برسات تیار ہو جاویگی +

تھانہ (بمبئی) میں آتشزدگی سے بڑا مندر اور دکان جل گئے نقصان ۲ لاکھ کا ہوا +

امتحان ایف اے پنجاب یونیورسٹی میں ۲۲۵ پاس ہوئے۔ ڈی اے وی کالج سے ۲۰ سب سے زیادہ +

بنگال گورنمنٹ نے دارجلنگ میں برقی روشنی کے اجرا کی نسبت اخراجات منظور فرمائے +

مضامین مفید المبتدین

مسیح کا جی اُٹھنا

ایک کہانی بچوں کے لئے

بیت عنیا میں ایک گھر تھا جس پر اُداسی چھا رہی تھی۔ مارتھا کیسے گہرے خیال میں غرق اور اُداس معلوم دیتی تھی اور مریم کے چہرے پر اُمید کے آثار تو تھے مگر آنسو بہے چلے جاتے تھے مریم اور اُس کی سہیلی استر دونوں چپکے سے گھر سے نکلیں اور کچھ رستے تک بھی باغ میں تنہا جگہ میں چلی گئیں۔

"اوہ مریم یہہ سب واقعہ مجھے ڈراؤنا معلوم ہوتا ہے۔ ہم نے اُستاد سے محبت کرنی سیکھی تو کیا اُس کا بس یہی نتیجہ ہے؟"

"میں ایسا گمان نہیں کرتی استر مجھے یقین ہے کہ وہ پھر آویگا اور نہیں تو کسی نہ کسی وقت ہم ہی اُس پاس جاویں گے۔ کیا تمہیں وہ بات نہیں یاد ہے جو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہی تھی اور یوحنا نے ہم سے بیان کی کہ "میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں۔ میں جاتا ہوں کہ تمہارے لئے جگہہ تیار کروں" اور اُس نے کچھ اس قسم کی باتیں بھی کہی تھیں کہ تمہارا دل نہ گھبراوے اور تم مت ڈرو"

"ہاں مجھے یاد ہے مگر اِس وقت میں اُن باتوں کی بابت نہیں سوچ سکتی۔ اور مریم تم کو معلوم ہے کہ داؤد نے کتنی مدت کے بعد یقین کیا تھا کہ وہ مسیح ہے اور اب خیر مجھے خود نہیں معلوم کہ میرا یقین کہاں تک قایم ہے؟"

"استر۔ سمجھو تو نہیں کہ اُس نے کہا ہے "بے ایمان مت ہو بلکہ ایمان لا"۔ آؤ گھر لوٹ چلیں شاید لعاذر اور داؤد اب گھر لوٹ آئے ہونگے"

کیسا سنسان معلوم ہوتا ہے ابھی تک وہ نہیں آئے۔ آؤ کوٹھے پر چلیں"۔

اتنے میں لعاذر اور داؤد بھی آ گئے اور کہنے لگے "ہم بھی آ پہنچے۔ ابھی خداوند کی قبر سے چلے آتے ہیں"

لعاذر۔ "کہو وہاں کیا ہو رہا ہے؟"

"رومی سپاہی قبر کی رکھوالی کر رہے ہیں اور ایک بھاری پتھر قبر کے منہہ پر دھرا ہے" رات بالکل سنسان ہے نہ کسی چیز کی آہٹ اور نہ کوئی آواز سنائی دیتی تھی ایسا کہ اُس سے دل میں پریشانی پیدا ہوتی تھی۔ جوں جوں چاند چڑھتا گیا اور چاندنی زمین پر پھیل گئی تو رات کی خوب صورتی زیادہ صفائی سے نظر آنے لگی اور ایک ستارا اپنی روشنی کو زمین پر ڈالکے گویا اپنے خالق کی تعریف کرتا تھا +

داؤد بولا "یہہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ اس طرح مر جاوے اس کے آخری گھنٹے بہت ہی ہیبتناک اور عظیم الشان تھے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ کہیں نہ کہیں اُمید کی کرن ضرور ہوگی" اس پر مریم داؤد کے پاس آکے آہستہ سے کہنے لگی "کیا اس نے نہ کہا تھا کہ وہ مُردوں میں سے پھر جی اُٹھے گا؟"

"ہاں مریم سچ ہے اس نے کہا تو تھا۔ مگر کیا ہم اس پر یقین کر سکتے ہیں؟"

"میں ان سب باتوں سے ایسی گھبرائی ہوئی ہوں کہ مشکل سے اس کا خیال دل میں لا سکتی ہوں"

تب استر نے کہا "عیسیٰ کی بیچاری ماں مریم بالکل شکستہ دل ہو رہی ہے۔ میں اس کو دیکھنے جاتی ہوں"۔ یہہ کہہ کے وہ اور لعاذر دونوں چلے گئے +

"استر گئی تو ہے مگر مریم کو کیا تسلی دے سکتی ہے؟ اُستاد دوسروں کو تسلی دیا کرتا تھا لیکن اب ہمیں کون تسلی دے گا؟"

"اُس نے کہا تھا کہ میں ایک دوسرا تسلی دینے والا بھیجونگا" "داؤد تم پست ہمت نہ ہوں بلکہ اُمید رکھیں تب رفتہ رفتہ ہم پر نور چمکے گا"

سبت کا دن امن چین سے گذر گیا۔ مارتھا مریم اور استر اور جلیل کی عورتیں پھر عیسیٰ کی قبر پر جانا چاہتی تھیں۔ تاکہ وہ خوشبویاں جو اُنہوں نے تیار کی تھیں اس کے بدن پر ملیں سب کچھ سنسان تھا اور صرف چڑیوں کی اور پتوں کے کھڑکھڑانے کی آواز اس باغ میں سنائی دیتی تھی جہاں اُستاد سوتا تھا اور رومی سپاہی اس کی قبر کے ارد گرد پڑے تھے اور فرشتے جن کو باپ نے بھیجا تھا بڑی خبرداری سے اس کی رکھوالی کرتے تھے۔

استر نے کہا "داؤد۔ مریم تو چلی گئی"۔

کہاں۔ قبر پر؟"

"ہاں مجھے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور میں بھی اُس کے پیچھے جاتی ہوں وہ پو پھٹنے سے پہلے روانہ ہوئی ہوگی کیونکہ دیکھو ستارے تو اب بھی چمک رہے ہیں"

"کیا وہ اکیلی گئی؟"

"نہیں جلیل کی عورتیں اس کے ساتھ گئی ہیں سنو تو یہہ کون پکارتا ہے؟"

جی اُٹھا ہے چلا گیا اُستاد اُنہوں نے اس قسم کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ مارتھا کی زبان سے سنے +

داؤد گھبرا کے بولا "یوحنا۔ یہہ کیا بات ہے ہمیں جلدی بتاؤ"

"مریم تمہیں مجھ سے زیادہ اچھی طرح بتا سکے گی"۔

تب مریم نے چمکتی ہوئی صورت اور گھبراہٹ کی آواز سے کہا "ہم بہت صبح قبر پر گئیں اور پتھر کو قبر سے ڈھلکا ہوا پایا۔ کوئی آدمی نزدیک نہ تھا سو ہم اندر چلی گئیں۔ مگر اُستاد کی لاش وہاں نہ پائی۔ میرا دل خوشی سے اُچھلا۔ لیکن تو بھی مجھے ڈر معلوم دیا۔ ہم چاروں طرف دیکھنے لگیں اور نہ جانتی تھیں کہ کیا کریں تب ہم نے دو شخصوں کو پاس کھڑے دیکھا اُن کے کپڑے ایک عجیب اور عجیب روشنی سے چمکتے تھے"

باقی آیندہ

شعر و سخن

مسدس در وصف جناب پادری وائٹ بریخٹ صاحب

یارب میرے خامہ کو عطا زور بیان کر
سوکھی ہوئی لکڑی میں تو ہی پیدا زباں کر
الفاظ کو ہاں صورت گل رنگ دواں کر
اس صفحۂ قرطاس کو گلزار جناں کر
مصرعہ قدرِ رعنا کی مری شکل دکھائے
تا قرت مضمون نہ اس سرسے جائے

نقشہ ہو مرے سامنے چلے کا مزا واں
ممدوح مرا اُن میں ہے جو قمر درخشاں
ہے کہ طلوع اُس کا دگر سمت نمایاں۔
اس واسطے یک لخت یہہ انجم ہیں پریشاں
انجم میں تابانی ہے پر چاند ہے کچھ اور ہی شے
ان روشنی کچھ اور ہے پر نور ہے کچھ اور ہی شے

ہیں علم فضیلت وہ بس رشک فلاطوں
فیضان خدا باپ کے ہیں مورد و مصئون
احکام الٰہی پہ دل و جان سے مفتون
ہے خلعت شاگردئے عیسیٰ انہیں موزون
یوحنا کی مانند یہہ بس طبع رسا ہیں
اور سایۂ مسیحا میں یہہ مقبول دعا ہیں

اوصاف میں مخدوم میں پر طرفہ یہہ ہے بات
کرتے رہے خدمت یہہ بڑوں چھوٹوں کی دن رات
حاکم رہے لاکن نہ کبھی حکم سے کی بات
پر پند و نصایح میں کئے قصبہ و دیہات
اور لوگوں کو اللہ کے رستہ میں لگایا
اور پیار محبت سے کلام اللہ سنایا

جس وقت کہ تورات کو یہہ کرتے بیاں ہیں
تو صورت موسیٰ کی طرح ہوتے عیاں ہیں
مزمور کے پڑھنے میں یہہ داؤد زباں ہیں
انجیل سنانے میں مسیحا کے نشاں ہیں
پڑھتی بائبل کو جس وقت سنائیں
افلاک سے سننے کو فرشتے اُتر آئیں

پاکیزہ ہیں اوصاف میں اور ان کا بیاں صاف
کیا ظاہر و باطن ہے عیاں صاف نہاں صاف
اور پند و نصیحت میں ہے کیا ان کی زباں صاف
عادات جو ہیں صاف۔ تو ہے روح رواں صاف
صورت میں بھی یوسف کی طرح درج وہاں ہیں
اور ان کے سخن دنیا میں موتی سے گراں ہیں

ہیں واقف اسرار رموزات الٰہی
روح اللہ کی آثار میں ہے اُن کی گواہی
افسوس کہ اب شملہ کو جاتے ہیں یہہ راہی
خوش بارہ برس عمر بٹالہ میں نباہی
تسکین سفر اُن کو مبارک ہو خدایا
ہو آن کا نگہبان خدا اور ہمارا

اشتہار

نارتھ ویسٹرن ریلوے

احاطہ جنرل سٹور لاہور میں مورخہ ۱۱ ماہ مئی ۱۸۹۶ء و ایام مابعد کو اسباب مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا اور نیلام ہر روز صبح کے آٹھ بجے شروع ہوا کریگی تمام لاٹ یعنے اسباب خرید کردہ تاریخ فروخت سے اندر میعاد ایک ماہ کے اُٹھائے جانے چاہئے ورنہ ڈیمرج یعنے ہرجانہ دینا پڑیگا اور بشرح ایک پائی فی من یومیہ کے حساب سے وصول کیا جاویگا +

تفصیل اسباب

اسپات۔ پرانے مشتمل بر ریل ہال۔ دھرے شہتیری و دیگر اقسام۔ لوہا پرانا۔ مشتمل بر ریل۔ پہیہ چادری ٹکڑے و دیگر اقسام وغیرہ۔ پیتل پرانا و نیز کئی ایک ٹن۔ ریتیاں کہنہ وغیرہ وغیرہ۔

حسب الحکم

(چیف اسٹور کیپر صاحب) لاہور۔ ۱۸۔ اپریل ۱۸۹۶ء

نوٹس

ایک ایف اے پاس جو علم الٰہی کی تعلیم حاصل کرنیکا خواہشمند ہے چھ سات ماہ کے لئے بطور عارضی ٹیچر کا کام چاہتا ہو درخواستیں بہ پتہ ذیل بھیجی جاویں +
پرنسپل کرسچن بائز ہائی سکول لودیانہ

اطلاع

غالباً ماہ جولائی میں ایک امتحان انجمن عالم کے سبقوں کا ہوگا۔ بابت ماہ اپریل اور مئی و جون ۱۸۹۶ء کے سنڈے سکول کے طلبا اس امتحان میں داخل ہو سکتے ہیں اور سرٹیفکٹ اُن سبھوں کو دیجائیگی جو کہ پاس ہونگے۔ بہ پتہ ذیل سب کچھ دریافت ہو سکتا ہے +

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک
لودیانہ

پادری یو۔ ایس۔ جی جونس صاحب مینیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا